14

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 35 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

25 شوال تا 2 ذوالقعدہ 1447ھ/ 14 تا 20 اپریل 2026ء

اس شمارے میں

عارضی جنگ بندی......
گریٹر اسرائیل کا منصوبہ دفن ہوگیا؟

امیر سے ملاقات (49)

امریکہ، ایران جنگ بندی
اور پاکستان کا کردار

ایک اور سینر فائر نا گزیر ہے!

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

روشنی کا مینار

ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو، صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکے کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو، بادشاہ ہو تو سلطانِ عرب کا حال پڑھو، اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر ایک نظر ڈالو، اگر استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو، اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو، اگر تنہائی و بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فریضہ انجام دینا چاہتے ہو تو مکے کے الصادق والامین نبی ﷺ کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو، تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشے کو نہ بھولو، اگر عدالت کے قاضی اور پنچایت کے ثالث ہو تو کعبے میں طلوعِ آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجرِ اسود کو کعبے کے ایک گوشے میں کھڑا کر رہا ہے، مدینے کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو، جس کی نظرِ انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے، اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہ اور عائشہ ؓ کے مقدس شوہر کی حیاتِ پاک کا مطالعہ کرو، اگر اولاد والے ہو تو فاطمہ ؓ کے والد اور حسن و حسین ؓ کے نانا کا حال پوچھو۔ غرض تم جو کوئی بھی ہو، کسی حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لیے نمونہ، تمہاری سیرت کی درستی اور اصلاح کے لیے سامان، تمہارے ظلمت خانے کے لیے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم!

سید سلیمان ندویؒ
خطباتِ مدراس

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الہدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1178

دین کے داعی کے لیے صبر واستقامت ناگزیر ہیں

سورۃ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت:60

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ لَا یَسۡتَخِفَّنَّکَ الَّذِیۡنَ لَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۶۰﴾

آیت:۶۰ ﴿فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ﴾ ’’تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجیے‘ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے‘‘
یہاں اہل ایمان کی دلجوئی کے لیے فرمایا جارہا ہے کہ آپ لوگ اللہ کے وعدے پر یقین رکھو اور ہر حال میں صبر واستقامت کا دامن تھامے رہو۔ اللہ کی مدد ضرور آئے گی اور بالآخر اللہ کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ جہاں تک تمہارے موجودہ حالات اور مصائب ومشکلات کا تعلق ہے تو یہ تمہارے امتحان کا حصہ ہیں: ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۲﴾﴾ (العنکبوت) ’’کیا لوگوں نے یہ سمجھا تھا کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہ جائے گا؟‘‘ اس سلسلے میں ہمارا قانون بہت واضح ہے: ﴿وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ﴾ (البقرۃ:۱۵۵) ’’اور ہم ضرور آزمائیں گے تم لوگوں کو کسی قدر خوف‘ بھوک اور مال وجان اور پھلوں کے نقصانات سے‘‘۔ چنانچہ اے مسلمانو! ہمت سے کام لو

ع ’’ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں!‘‘

اگر تم لوگ اِن امتحانات میں سرخرو ہو گئے تو اللہ کے وعدے کے مطابق کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔
﴿وَّ لَا یَسۡتَخِفَّنَّکَ الَّذِیۡنَ لَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۶۰﴾﴾ ’’اور آپؐ کو ہرگز ہلکا نہ پائیں وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے۔‘‘
یہاں بھی اہل ایمان کی تثبیتِ قلبی مقصود ہے کہ اے مسلمانو! ایسا نہ ہو کہ مخالفین کے دباؤ کی وجہ سے تمہارے پاؤں میں لغزش آجائے اور انہیں تمہارے بارے میں یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ لوگ تو کمزور اور بودے ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ تم اپنے موقف پر کوہِ ہمالیہ کی طرح ڈٹے رہو۔ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کے راستے میں اپنا تن من اور دھن کھپانے کی حکمتِ عملی بدستور اپنائے رکھو۔ اللہ کی مدد اس راستے میں ضرور تمہارے شامل حال رہے گی اور اللہ تمام مشکلات کو دور کر کے تمہیں لازماً کامیاب کرے گا‘ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی!

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم‘ ونفعنی وایاکم بالآیات والذِّکر الحکیم ○○

درس حدیث

تین باتوں کی نصیحت

عَنۡ عُقۡبَۃَ بۡنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ: ((فَقُلۡتُ مَا النَّجَاۃُ. فَقَالَ اَمۡلِکۡ عَلَیۡکَ لِسَانَکَ وَلۡیَسَعۡکَ بَیۡتُکَ وَابۡکِ عَلٰی خَطِیۡئَتِکَ)) (رواہ احمد والترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ اور عرض کیا‘ کہ حضرت (مجھے بتا دیجئے کہ) نجات حاصل کرنے کا گُر کیا ہے؟ (اور نجات حاصل کرنے کے لیے مجھے کیا کیا کام کرنے چاہئیں؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا: ’’اپنی زبان پر قابو رکھو (وہ بے جا نہ چلے) اور چاہیے کہ تمہارے گھر میں تمہارے لیے گنجائش ہو‘ اور اپنے گناہوں پر اللہ کے حضور میں رویا کرو۔‘‘

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے عقبہ بن عامرؓ کے سوال پر نجات حاصل کرنے کا گُر بتایا اور تین باتوں کی نصیحت کی: اول زبان پر قابو رکھو۔ زبان کا غیر محتاط استعمال انسان کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے جبکہ حُسنِ کلام کی تاثیر سے دشمن بھی دوست بنایا جاسکتا ہے۔ جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا‘ اُس نے بہت بڑا کام کیا۔ دوم یہ کہ بندہ فارغ وقت اِدھر اُدھر گھومنے کی بجائے اپنے گھر میں گزارے تاکہ اپنے بیوی بچوں میں رہ کر گھر کے کام کاج کرے‘ انہیں ساتھ لے کر عبادت کرے اور اُن کی تربیت کرے۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ رو رو کر اپنے گناہوں کی بخشش مانگے۔ روزِ قیامت جس کی خطائیں بخش دی گئیں وہ یقیناً کامیاب ہوا۔ یہ کام نجات دلانے والے ہیں۔

ادارِیہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عارضی جنگ بندی --- گریٹر اسرائیل کا منصوبہ دفن ہو گیا؟

موجودہ عالمی حالات نہایت پیچیدہ، کثیر الجہتی اور گہرے فکری و عملی بحران کی عکاسی کرتے ہیں، جنہیں محض سیاسی یا معاشی زاویے سے سمجھنا ناکافی ہے۔ درحقیقت یہ صورتِ حال ایک ایسے ہمہ گیر تصادم کی نشاندہی کرتی ہے جس کی جڑیں نظریاتی، تہذیبی اور مذہبی بنیادوں میں پیوست ہیں۔ بدھ کی صبح کو پاکستان کی ثالثی سے ایران اور امریکہ کے مابین کم و بیش ڈیڑھ ماہ سے جاری مستقل جنگ کو دو ہفتوں کے لیے بند کرنے کا اعلان کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے مستقل جنگ بندی یا قیامِ امن کا معاہدہ قرار دینے کی بجائے اگر امریکہ اور ایران دونوں کی جانب سے ایک عارضی اور محدود جنگ بندی (limited and temporary cessation of hostilities) کہا جائے تو حقیقت سے قریب تر بھی ہوگا اور آئندہ کے مجوزہ اقدام کو سمجھنے میں بھی سہولت ہو گی۔ دو ہفتوں پر محیط اِس عارضی جنگ بندی کے نتیجے میں امریکہ اور ایران آپس میں براہِ راست جھڑپوں سے اجتناب کرنے کے پابند ہوں گے۔ بالفاظِ دیگر اس کا مقصد کشیدگی میں کمی لانا اور مذاکرات کے لیے موقع فراہم کرنا ہے، نہ کہ جنگ کا مکمل خاتمہ۔ یہ ایک وسیع تر فریم ورک سے بھی منسلک ہے جسے ”اسلام آباد اکارڈز“ کا نام دیا گیا ہے۔ اسلام آباد اکارڈز کے تحت پاکستان کی میزبانی میں امریکہ اور ایران کے وفود مذاکراتی عمل شروع کر رہے ہیں، تاکہ مرحلہ وار مستقل جنگ بندی کی طرف بڑھا جا سکے۔ ہمیں حیرت نہیں ہوئی کہ امریکہ نے مذاکراتی وفد میں نائب صدر جے ڈی وینس، کٹر صہیونی سٹیووٹ کاف اور ٹرمپ کے یہودی داماد جیرڈ کشنر کو نامزد کیا ہے۔ ان افراد سے مستقل جنگ بندی کی امید رکھنا دیوانے کا خواب ہے۔ بہرحال، ہمارے نزدیک خطے میں جنگ بندی چاہے عارضی ہی کیوں نہ ہو خوش آئند ہے۔ اگرچہ اس عمل میں دیگر کئی ممالک نے بھی پسِ پردہ کردار ادا کیا لیکن معاہدے کروانے میں اہم ترین رول پاکستان نے ادا کیا جس سے عالمی سطح پر مملکتِ خداداد کی عزت و اہمیت بڑھی ہے۔ الحمدللہ!

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا امریکہ اس معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے ایران پر دوبارہ حملہ کرنے سے باز رہتا ہے یا روایتی منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر معاہدہ توڑ دیتا ہے۔ دوسرا یہ کہ عارضی جنگ بندی کے اِس معاہدے کو ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل نے باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کیا جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ گریٹر اسرائیل کے مذموم ہدف کو حاصل کرنے کے لیے خطے اور دنیا میں زیادہ دیر تک امن قائم نہیں رہنے دے گا۔ معاہدے کی ایک شق جس کے مطابق اسرائیل لبنان پر حملے بھی دو ہفتوں کے لیے بند کر دے گا کی صہیونی ریاست کی جانب سے متعدد بار خلاف ورزی بھی کی جا چکی ہے۔ معاہدہ طے پا جانے کے بعد گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران اسرائیل نے کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے لبنان پر 100 سے زائد میزائل داغے ہیں۔ عارضی معاہدے کے بعد اسرائیل اور بھارت کے اعلیٰ حکومتی و اپوزیشن عہدیداروں اور میڈیا میں کہرام مچا ہوا ہے۔ جنگ میں دو ہفتوں کے وقفہ کے دوران ایران کی نگرانی میں آبنائے ہرمز، جو عالمی تیل کی ترسیل کے لیے نہایت اہم گزرگاہ ہے، بھی کھل جائے گی اور اِس بات کا قوی امکان ہے کہ عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں کمی ہوگی۔ لہٰذا حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کو پہلے کی سطح پر واپس لا کر عوام کو ریلیف دے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ڈیڑھ ماہ کی اس جنگ میں امریکی رویہ نے عرب ممالک کی آنکھیں بھی کھول دی ہوں گی۔ انہیں بھی اب غور کرنا ہوگا کہ امریکہ و اسرائیل کے وعدے کسی کام کے نہیں اور اُن کی سرزمین پر موجود امریکی اڈے assets کی بجائے liabilities ہیں، جن سے جتنی جلدی چھٹکارہ حاصل کیا جائے اُتنا ہی فائدہ مند ہوگا۔ عارضی معاہدے کی شقیں اور ایران کی جانب سے پیش کی گئی کچھ اضافی شرائط اور مطالبات پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر بغیر کسی دشواری کے دستیاب ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ قارئین ان کا مطالعہ کر بھی چکے ہوں گے۔ ہم تحریر کے بقیہ حصے میں مشرقِ وسطیٰ میں جاری نظریاتی کشاکش کا دینی بنیاد پر تجزیہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ!

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
25 شوال تا 2 ذوالقعدہ 1447ھ جلد 35
14 تا 20 اپریل 2026ء شمارہ 14
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بحیثیتِ مجموعی، یہود و نصاریٰ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ قرآن حکیم اس حقیقت کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 120 میں فرمایا: ''اور اے مخاطب! ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ تم پیروی نہ کرو ان کی ملت کی۔'' یہ آیت محض ایک تاریخی بیان نہیں بلکہ ایک دائمی اصول کی حیثیت رکھتی ہے، جو آج کے عالمی منظر نامے میں پوری طرح نمایاں ہے۔ اسی طرح سورۃ المائدہ کی آیت 51 میں اہلِ ایمان کو واضح ہدایت دی گئی ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کو اپنا قریبی رفیق اور رازدان نہ بنائیں، کیونکہ ان کے باہمی مفادات اور اتحاد کی نوعیت ایسی ہے جو بالآخر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ قرآن مجید کے ان رہنما اصولوں کو نظر انداز کر کے اگر اُمتِ مسلمہ اپنی سیاسی و سفارتی حکمتِ عملی ترتیب دیتی ہے تو اس کے نتائج وہی ہوں گے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں: انتشار، کمزوری اور مسلسل دباؤ۔

رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی اس نوع کی صورتِ حال کے حوالے سے خبریں دیتی ہیں۔ چنانچہ سیدنا ثوبان ؓ کی روایت کے مطابق ایک وقت آئے گا جب دشمن قومیں مسلمانوں پر ایسے ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکے لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، حالانکہ مسلمان تعداد میں کم نہ ہوں گے بلکہ ان کی حالت سیلاب کی جھاگ جیسی ہو جائے گی۔ اس کیفیت کی بنیادی وجہ آپ ﷺ نے ''وہن'' بیان فرمائی، یعنی دنیا کی محبت اور موت کا خوف۔ اگر آج کے مسلم معاشروں، خصوصاً مسلم ممالک کے سربراہان کے رویوں (مثلاً ٹرمپ نوازی) کا تجزیہ کیا جائے تو یہ تشخیص اُن پر صد فیصد پوری اُترتی دکھائی دیتی ہے۔ بعض حلقے حالیہ جنگوں کو محض جغرافیائی سیاست کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن اسرائیلی اور امریکی اعلیٰ سیاسی و عسکری قیادت کے متعدد بیانات اور عملی اقدامات اس بات کے شاہد ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے مسلم ممالک سے متعلق اسرائیل اور امریکہ کی پالیسیوں میں سیاست یا تہذیب کو نہیں بلکہ مذہب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دوسری طرف مسلم دنیا داخلی طور پر شدید تقسیم کا شکار ہے۔ قومی مفادات، علاقائی تعصبات، مسلکی اختلافات اور سیاسی رقابتیں اس حد تک غالب آ چکی ہیں کہ اُمت کا اجتماعی شعور مفلوج ہو کر رہ گیا ہے اور کوئی مسلم ملک اپنی خارجہ پالیسی کو قرآن و سنت کی بنیاد پر استوار کرنے کو تیار ہی نہیں۔

سورۃ آلِ عمران کی آیت 103 میں اُمتِ مسلمہ کو دی گئی ہدایت: ''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر اور تفرقے میں نہ پڑو'' محض تلاوت تک محدود ہو گئی ہے، جبکہ عملی زندگی میں اس کے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ الحجرات کی آیت 10 کا تصور: ''یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں'' بھی محض ایک نعرہ بن کر رہ گیا ہے، حالانکہ اس پر عمل میں ہی اُمت کی بقا اور استحکام کی ضمانت ہے۔ گویا مسئلہ صرف خارجی ہی نہیں بلکہ داخلی بھی ہے۔ مسلم معاشروں میں معاشی بدحالی، سودی نظام، خاندانی انتشار، سیاسی عدم استحکام اور بدعنوانی جیسے عوامل اس کمزوری کو مزید گہرا کر رہے ہیں۔ جب ایک معاشرہ اپنی داخلی بنیادوں کو مضبوط نہ رکھ سکے تو بیرونی دباؤ کا مقابلہ کرنا اُس کے لیے تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اور آج واحد مسلم ایٹمی قوت ہے اُس کے لیے یہ صورتِ حال مزید حساس ہے، جہاں ایک طرف عالمی طاقتوں کا دباؤ ہے اور دوسری طرف داخلی سیاسی و معاشی بحران۔ عالمی سطح پر ارضِ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا مسئلہ اس پوری صورتِ حال کا مرکزی نقطہ ہے۔ آرماگیڈون (بڑی جنگ) کے ساتھ یہودی اپنے ابلیسی منصوبہ کے مطابق مسجد اقصیٰ کو (معاذ اللہ) شہید کر کے اُس کی جگہ تھرڈ ٹیمپل تعمیر کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور یہ سب اُن کے نزدیک دجال کی عالمی حکومت کو قائم کرنے کے لیے لازمی اقدامات ہیں۔ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلۂ اوّل ہے، اس سرزمین کو قرآن نے بابرکت قرار دیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس بابرکت مسجد کی زیارت اور وہاں عبادت کی خصوصی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ پھر یہ کہ سفرِ معراج کے دوران اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسجدِ اقصیٰ میں تمام انبیاء و رسل کی نماز میں امامت فرمائی۔ لہٰذا مسجدِ اقصیٰ کی تولیت کا حق صرف مسلمانوں کو حاصل ہے اور اسی لیے اس کا دفاع اور آزادی محض سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ اُمتِ مسلمہ کی دینی ذِمّہ داری بھی ہے۔

یہاں ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ صورتِ حال جس میں اُمت ذلت، رسوائی اور لاچاری کا شکار ہے، یہ مشن پورا کیسے ہوگا؟ کیا مسلمان حکمران، مقتدر حلقے، علماء کرام، دینی جماعتیں اور عوام الناس محض ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں کہ کوئی بیرونی قوت یا کوئی غیر معمولی شخصیت (حضرت مہدی اور مسیح ابن مریم ؑ) تشریف لا کر ان کے مسائل کا حل کریں گے اور اُن پر آج کوئی ذِمّہ داری نہیں؟ اسلامی تعلیمات اس طرزِ فکر کی نفی کرتی ہیں۔ قرآن واضح طور پر حکم دیتا ہے: ''اور یہ کہ انسان کے لیے نہیں ہے مگر وہی کچھ جس کی اُس نے سعی کی ہوگی۔'' (سورۃ النجم: 39) پھر یہ کہ ہر مسلمان سے قرآن کا تقاضا ہے کہ ''اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔'' (سورۃ البقرہ: 208) اس سے بلند مقصد کیا ہوگا کہ اُمت اجتماعی طور پر اللہ کے دشمنوں سے مقابلے کے لیے اور دین کے قیام و نفاذ کے لیے مقدور بھر جدوجہد کرے، جیسا کہ فرمایا گیا: ''اور قائم کرو دین کو۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔'' (سورۃ الشوریٰ: 13)

اجتماعی سطح پر سب سے اہم ضرورت اُمت کے اتحاد کی ہے، لیکن یہ اتحاد محض جذباتی نعروں سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے ایک مشترکہ نظریاتی بنیاد درکار ہے، جو صرف قرآن کی صورت میں موجود ہے۔ اسی کے ساتھ ایک منصفانہ اور عادلانہ نظام اجتماعی کا قیام بھی لازم ہے، جو معاشی، سیاسی اور سماجی سطح پر انصاف فراہم کرے۔ فردی سطح پر بھی ذِمّہ داری کم نہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی اور اپنے دائرہ اختیار میں اللہ کے دین کو نافذ کرے، اپنے اہلِ خانہ اور معاشرے میں اس کی دعوت دے، اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد کرے۔ یہ محض ایک نظریاتی بات نہیں بلکہ دین کا ایک عملی تقاضا ہے، جس کے بغیر کوئی حقیقی تبدیلی ممکن نہیں۔ آخری اور حتمی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو یہ وعدہ عطا فرماتا ہے: ''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔'' (سورۃ محمد: 7) یہ ایک غیر متبدل اصول ہے کہ اگر مسلمان اللہ کے دین کی دعوت دیں گے اور اُسے بالفعل قائم کرنے کی جدوجہد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا۔ سوال یہ نہیں کہ حالات کب بدلیں گے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم خود کو اس تبدیلی کے لیے تیار کر رہے ہیں یا نہیں۔ طاغوتی قوتوں کے حملوں سے بچنے کے لیے اب ناگزیر ہو چکا ہے کہ مسلم ممالک آپس کے اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر متحد ہو جائیں۔ حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ عالمی سطح پر معاہدے کی ثالثی کروانے کے باعث ملک کو جو عزت و تکریم ملی ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت بھی سمجھے لیکن یہ بھی نہ بھولے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایک اور مہلت بھی ہے۔ ملک میں اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی قائم و نافذ ہوگا تو گریٹر اسرائیل کا ابلیسی منصوبہ حقیقی طور پر دفن ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ!

ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور یہود نے نبی ﷺ سے حسد کیا، دونوں کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن قرار دیا،

ایپسٹین فائلز کے بعد دنیا کو علم ہوا کہ شیطانی نظام برائی اور بے حیائی پر مبنی نظام ہے جبکہ قرآن نے یہ بات 1400 سال پہلے ہی بتا دی تھی،

مسلمان گلوبل سطح پر ایک اُمت اور طاقت تب ہی بن سکتے ہیں جب وہ دوبارہ قرآن کے ساتھ جڑ جائیں،

آج جب عالم اسلام پر افتاد آن پڑی ہے اور مسجد اقصیٰ کی حرمت خطرے میں ہے تو 34 مسلم ممالک کی فوج کہاں ہے؟

موجودہ حالات میں پاکستان کو جو کرنا چاہیے وہ صرف جنگ بندی کی کوشش ہے، ورنہ اس کی سلامتی خود خطرے میں پڑ جائے گی۔

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم واحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

سوال: قرآن مجید میں تقریباً سات مقامات پر قصۂ آدم و ابلیس کا ذکر ہے کہ ابلیس اللہ کے حکم کی نافرمانی کر کے راندۂ درگاہ ہوا، قیامت تک مہلت مانگی اور پھر منصوبہ بنایا کہ اس دوران وہ فلاں فلاں کام کرے گا۔ قرآن میں بطورِ خاص اِس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے اور اس میں ہمارے لیے کیا سبق اور رہنمائی ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: قرآن میں پہلی سورۃ سے لے کر آخری پارے تک وقفے وقفے سے اس ترتیب اور اہتمام کے ساتھ قصۂ آدم و ابلیس کا بیان آیا ہے کہ جب کوئی تسلسل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو ہر مقام پر اس قصہ میں رہنمائی اور ہدایت کا ایک نیا پہلو سامنے آتا ہے۔ بنیادی طور پر قرآن مجید قصے کہانیوں کی کتاب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲﴾ ''ہدایت ہے پرہیزگار لوگوں کے لیے۔'' دوسری جگہ فرمایا: ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ (البقرۃ: 185) ''لوگوں کے لیے ہدایت بنا کر۔'' پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے: ﴿فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ﴾ (الانبیاء: 10) ''اس میں تمہارا ذکر ہے۔''

ابلیس چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کا دشمن تھا لہٰذا جب تک نسلِ آدم زمین پر موجود ہے، ابلیس کی دشمنی انسانوں سے رہے گی اور تب تک انسانوں کو اُس کے شر سے بچنے کے لیے ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت رہے گی۔ قصۂ آدم و ابلیس میں ابلیس کے چند بڑے فتنوں کو آشکار کیا گیا ہے اور اُن سے بچنے کے لیے رہنمائی بھی دی گئی ہے۔ مثلاً اس کا ایک سب سے بڑا فتنہ عقل پرستی ہے۔ اللہ کا واضح حکم تھا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے جھک جاؤ لیکن اُس نے اللہ کا حکم ماننے کی بجائے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے شروع کر دیئے کہ آدم علیہ السلام تو مٹی سے بنے ہیں اور میں آگ سے بنا ہوں لہٰذا میں کیوں اس کے آگے جھکوں۔ دوسرا بڑا فتنہ حسد ہے۔ اُس نے کہا کہ خلافت کا اہل تو میں تھا آدم علیہ السلام کو کیوں خلیفہ بنا دیا۔ اِسی طرح حب جاہ کا مسئلہ، تکبر کا مسئلہ بڑے فتنوں میں سے چند ایک ہیں۔ یہ تمام مسائل انسانی زندگی

مرتب: محمد رفیق چودھری

میں بھی روزمرہ کے معاملات میں، گھروں میں، دفاتر میں، کاروبار میں، سیاست میں اور ہر پیشے میں پیش آتے ہیں۔ قرآن میں قصۂ آدم و ابلیس کے بیان میں ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ اِن مسائل میں ہمارا طرزِ عمل کیسا ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر دین کے تقاضے جب سامنے آتے ہیں وہاں ہمیں عقل نہیں لڑانا بلکہ اللہ کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ آدمؑ پہلے انسان بھی ہیں اور پہلے نبی بھی ہیں۔ ابلیس نے اُن سے حسد کیا اور راندۂ درگاہ ہوا۔ اسی طرح آخری نبی ﷺ سے یہود کو حسد ہوا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ اسی وجہ سے آج دنیا میں یہود سب سے بڑے ابلیسی ایجنٹ ہیں۔ پھر جیسے ابلیس نے تکبر کیا، اسی طرح یہود نے بھی تکبر کیا اور کہا: ﴿نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ﴾ (المائدہ: 18) ''ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اُس کے بڑے چہیتے ہیں۔'' ﴿لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ﴾ (البقرۃ: 80) ''ہمیں تو آگ ہرگز چھو نہیں سکتی، مگر گنتی کے چند دن۔''

اِسی تکبر کی بنیاد پر اُنہوں نے تالمود میں لکھ دیا کہ باقی سارے انسان جینٹائلز ہیں اور جانوروں سے بھی بدتر ہیں لہٰذا ان سے ہم جو بھی سلوک کریں، ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ابلیس کو انسانوں کا سب سے بڑا دشمن بتاتا ہے اور بحیثیت گروہ یہود کو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے۔

''اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔'' (المائدہ: 82)

ابلیس کا مشن ہے کہ سب انسانوں کو جہنم میں لے جائے۔ اِسی طرح یہود کا مشن ہے کہ اللہ کے دین کے مقابلے میں عالمی سطح پر دجال کا نظام قائم کر کے لوگوں کو اللہ اور اُس کے دین سے دور کر دیں۔ قرآن کی نگاہ میں بنیادی طور پر دنیا میں دو ہی جماعتیں ہیں اور دعوتیں بھی دو ہی ہیں۔ ایک حزب اللہ ہے جو اللہ اور اس کے دین کی طرف بلاتی ہے اور دوسری حزب الشیطان ہے جو اللہ سے بغاوت اور جہنم کی طرف بلاتی ہے۔ قرآن اِن دونوں جماعتوں اور دعوتوں کے درمیان فرق کو سمجھانے والا ہے۔ اسی لیے قرآن کو الفرقان بھی کہا گیا۔ سورۃ نحل کی آیت 90 میں ہے: ﴿وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ﴾ ''اور وہ روکتا ہے بے حیائی، برائی اور سرکشی سے۔'' جبکہ شیطان کی دعوت کیا ہے؟ ﴿يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ﴾ (البقرہ: 169) ''وہ (شیطان) تو بس تمہیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔'' اور ایک اور جگہ فرمایا گیا: ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ﴾ (البقرۃ: 268) ''شیطان تمہیں فقر کا اندیشہ دلاتا ہے اور بے حیائی کے کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔''

کچھ عرصہ قبل ہی ایپسٹن فائلز سامنے آئیں، ساری دنیا نے سنا کہ ایپسٹن جزیرے پر کیا کچھ ہوتا رہا اور

دنیا کے کتنے بڑے بڑے نام ان شیطانی کاموں میں ملوث پائے گئے۔ ساری دنیا نے یہ بھی جانا کہ ان شیطانی کاموں کے پیچھے بھی یہود تھے اور وہ کس طرح دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کو ان شیطانی کاموں میں ملوث کر کے اُن کو بلیک میل کرتے ہیں اور پھر اپنے صہیونی مشن کی تکمیل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ انہی بڑے لوگوں میں ایک نام ٹرمپ کا بھی آتا ہے۔ آج امریکہ کے لوگ خود یہ کہہ رہے ہیں کہ ٹرمپ ایپسٹن فائلز کی وجہ سے نیتن یاہو کے ہاتھوں کھلونا بن گیا ہے اور ایران کے خلاف جنگ میں امریکہ کو بھی گھسیٹ رہا ہے۔ اقبال نے کہا تھا۔

فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے

ایسے شیطانی ہتھکنڈوں کے ذریعے یہود دنیا کے حکمرانوں کو گریٹر اسرائیل منصوبے کی تکمیل کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ آج دنیا کو بھی پتہ چل گیا ہے کہ دنیا میں جو فساد اور شر پھیل رہا ہے، اُس کے پیچھے کون ہے۔ قرآن نے آج سے 1400 سال پہلے سختی سے منع کر دیا تھا کہ ابلیس کے نقشِ قدم پر مت چلو۔ جو کوئی اُس کے نقش قدم پر چلے گا اُس کو وہ برائی اور بے حیائی کا ہی حکم دے گا۔ آج دنیا کو یہ بھی معلوم ہو جانا چاہیے کہ اسلام جو نکاح کو لازم قرار دیتا ہے، گھر اور خاندان کے نظام پر زور دیتا ہے، اولاد پیدا کرنے اور اُن کی اچھی تربیت کی نصیحت کرتا ہے، عورت کے حجاب اور اُسے گھر کی ملکہ بنانے اور معاشی ذمہ داریوں سے آزاد کرنے کی بات کرتا ہے تو اس میں کتنی خیر اور بھلائی ہے، اس کے مقابلے میں حزب الشیطان مادر پدر آزادی پر مبنی جو ایجنڈا لے کر چل رہی ہے اس میں کس قدر تباہی ہے۔ غزہ میں صہیونیت کے ہاتھوں جو ظلم ہو رہا ہے اور جس طرح سے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں، ایران کے خلاف جس جارحیت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے، اس کے بعد بھی اگر ٹرمپ اور اسرائیل سے کسی امن اور بھلائی کی کوئی امید رکھتا ہے تو اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ کہاں یہ کہ ہمارے حکمرانوں نے ٹرمپ کے لیے نوبل انعام کی بات کر دی۔ یہاں ایک اہم نکتہ سمجھ لیجئے۔ حزب الشیطان کی برائی اور بے حیائی کھل کر سامنے آ گئی لیکن اس کے باوجود حزب الشیطان اسے روحانی مشن قرار دے رہی ہے۔ نیتن یاہو گریٹر اسرائیل کو روحانی مشن قرار دے رہا ہے، ٹرمپ وائٹ ہاؤس میں پادریوں سے دعائیں کرواتا ہے اور ایران کے خلاف جنگ کو مقدس جنگ قرار دیتا ہے۔ جبکہ قرآن نے آج سے 1400 سال پہلے حزب الشیطان کی حقیقت آشکار کر دی تھی کہ یہ صرف برائی اور بے حیائی کے راستے پر ہے۔ اب جب ثابت ہو گیا کہ قرآن الفرقان ہے تو مسلمانوں کو اس پر زیادہ یقین ہونا چاہیے۔ پہلے سے زیادہ یقین کے ساتھ اسلام کے ساتھ جڑ جانا چاہیے اور ختم نبوت کے بعد جو ذمہ داری اس اُمت کو سونپی گئی ہے کہ اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام قائم کرنے کی جدوجہد کی جائے اس میں پہلے سے زیادہ یقین کے ساتھ حصّہ لینا چاہیے۔ اسی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اس اُمت کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مشن کے لیے چُن لیا ہے: ﴿هُوَ اجْتَبٰىكُمْ﴾ (الحج:78) ''اُس نے تمہیں چُن لیا ہے''

آج حزب الشیطان باطل پر ہونے کے باوجود اسے اپنا مذہبی اور روحانی مشن قرار دے رہی ہے تو مسلمانوں کو حق پر ہونے کے باوجود اپنے مشن پر گامزن ہونے میں کیوں شرم محسوس ہو رہی ہے؟ حدیث میں آتا ہے کہ دجال آگ کے دریا کو جہنم کہہ کر پیش کرے گا حالانکہ وہ جنت ہوگی اور جس پانی کے دریا کو وہ جنت باور کرائے گا وہ اصل میں جہنم ہوگی۔ اسی تناظر میں دیکھا جائے تو حزب الشیطان جسے روحانی مشن قرار دے رہی ہے وہ اصل میں شیطانی مشن ہے اور جو اس مشن میں جانتے بوجھتے اسرائیل کا ساتھ دے گا اُس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

سوال: گریٹر اسرائیل کا منصوبہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہا ہے مسلم ممالک کی سلامتی خطرے میں پڑ رہی ہے لیکن اس کے باوجود مسلم ممالک ابھی تک یہی سوچ رہے ہیں کہ ان کی باری شاید نہیں آئی۔ یہ اُمت کیسے بیدار ہوگی؟

امیر تنظیم اسلامی: اس وقت دنیا میں 57 مسلم ممالک اور 2 ارب مسلمان ہیں۔ دنیا میں کوئی ایک خطہ بھی ہم نہیں دکھا سکتے جہاں حقیقی معنوں میں اللہ کا دین نافذ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو اسی عظیم مقصد کے لیے کھڑا کیا تھا اور ختم نبوت کے بعد یہ مقدس ذمہ داری اس اُمت کے کندھوں پر ہے اور یہی اصل روحانی مشن ہے کہ لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت دی جائے، اللہ کے نظام کو قائم کر کے دنیا کے سامنے نظام عدلِ اجتماعی کا ایک نمونہ پیش کیا جائے تاکہ دنیا میں لوگوں کو عدل وانصاف مل سکے۔ اگر اُمت یہ کام نہیں کرے گی تو پھر دنیا میں باطل نظام کا غلبہ ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں جو ظلم، برائی اور بے حیائی کا طوفان اُٹھے گا اُس آگ میں یہ اُمت خود بھی جلے گی۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے۔ ''اور تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ درحقیقت تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی (اعمال) کے سبب آتی ہے۔'' (الشوریٰ:30)

لہٰذا ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو اللہ کے دین کے قیام کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں یا پھر اپنی تباہی اور بربادی کے لیے تیار ہو جائیں۔ ہمارے سامنے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی موجود ہے۔ علماء بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں اور کئی علماء نے اس نبوی ﷺ مشن میں اپنی جانیں تک قربان کر دیں، محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اسی مشن کو اجاگر کرنے کے لیے اتنی محنت کی اور کھول کھول کر ان باتوں کو بیان کیا۔ آج کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے مشن کے بارے میں علم نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجرم نمبر 1 عرب ہیں جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا لیکن انہوں نے اللہ کے احکامات کو نافذ نہیں کیا۔ مجرم نمبر 2 ہم پاکستانی ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر مملکتِ خداداد کو حاصل کیا مگر اللہ کے دین کو قائم کر کے دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ بدقسمتی سے آج ہم دونوں (عرب اور پاکستانی) امریکہ کی صف میں کھڑے ہیں اور امریکہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔ ہم تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے بات کو پہنچانے کے مکلف ہیں اور اللہ سے دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے۔ جو اللہ کی مشیت میں ہے وہ تو ہو کر رہنا ہے لیکن اللہ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ اُس کے ماننے والے اسلام کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ﴾ (الصف:14)

''اے اہل ایمان! تم اللہ کے مددگار بن جاؤ۔'' اسی پر اللہ کی مدد اور نصرت کا وعدہ ہے: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝﴾ (سورۃ محمد) ''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔''

قرآن سے جڑنے اور دین کو غالب کرنے کا یہی انقلابی مشن اُمت کو متحد کر سکتا ہے۔ فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران:103) ''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر اور تفرقے میں نہ پڑو۔''

یہ قرآن ہی اللہ کی رسی ہے۔ قرآن کو ہم نے فراموش کیا تو ہم تفرقے میں پڑ گئے۔ آج شیعہ سنی کی تقسیم ہے، عرب و عجم کی تقسیم ہے، صوبائی اور علاقائی بنیادوں پر

تقسیم ہے۔ یہ ساری تقاسیم ختم ہو سکتی ہیں اگر ہم دوبارہ قرآن کو رہنما بنائیں اور نبوی مشن ﷺ کے ساتھ جڑ جائیں۔ اسی قرآن اور مشن کی وجہ سے حضرت بلال حبشیؓ، حضرت صہیب رومیؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ قرآنی تعلیمات کی بنیاد پر ایک گلوبل جماعت تیار کر کے ہمیں دے گئے تھے لیکن ہم قرآن کے گلوبل وژن کو بھول کر چھوٹے چھوٹے فرقوں میں بٹ گئے۔ ہم دوبارہ گلوبل سطح کی جماعت تب ہی بن سکتے ہیں جب ہم دوبارہ قرآن کے ساتھ جڑیں گے۔

سوال: تمام مسلم ممالک میں سود رائج ہے جو کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے۔ ایسی صورت میں ہماری حالت کیسے بدلے گی؟

امیر تنظیم اسلامی: 2022ء کے رمضان میں وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف فیصلہ دیا تھا اور حکومت سے کہا تھا کہ وہ 31 دسمبر 2027ء تک پورے معاشی نظام سے سود کے خاتمے کو یقینی بنائے۔ لیکن ابھی تک حکومت نے اس جانب کوئی پیش رفت نہیں کی۔ اس کے برعکس یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ کئی غیر ملکی بینکس، کمپنیاں اور انوسٹرز بھی پاکستان میں کام کر رہے ہیں لہٰذا ہم سود ختم نہیں کر سکتے۔ اس قدر دھڑلے کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہوگی تو اللہ کی رحمت کیسے آئے گی؟ انہی جیسے مفادات کی وجہ سے آج اُمت کا تصور بھی خواب بن کر رہ گیا ہے۔ بیشتر مسلم حکمران ذاتی مفادات کو ترجیح دے رہے ہیں کہ اُن کا اقتدار بچ جائے۔ عرب ممالک اسی وجہ سے امریکی فریب میں گرفتار ہیں۔ اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے اُنہوں نے 34 ممالک کی مشترکہ فوج بھی بنائی تھی، معلوم نہیں آج وہ کہاں ہے؟ آج اُمت پر اتنی بڑی افتاد آن پڑی ہے، مسجد اقصیٰ کئی ہفتوں سے بند ہے۔ عوام کی سطح پر بھی ذاتی مفاد کو ترجیح دی جارہی ہے۔ نماز، اسلام اور کفر کے مابین فرق کرنے والی چیز ہے، ہر چند گھنٹے بعد ہمارا ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ ہم میں سے کتنے لوگ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ نماز کو چھوڑنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ چہار آئمہ کرام میں سے تین کہتے ہیں کہ بے نمازی کو قتل کر دو جبکہ ایک کہتے ہیں کہ قید کر دو جب تک کہ وہ نماز کا پابند نہ ہو جائے۔ دورِ نبوی ﷺ میں منافقین بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ اگر ایسا نہیں کریں گے تو منافق کہلائیں گے۔ آج اگر ہمارا ایمان ہمیں بستر سے اُٹھا کر مصلے پر کھڑا نہیں کر رہا تو وہ دجال کے خلاف کیسے کھڑا کرے گا، دین کے غلبے کی جدوجہد کے لیے کیسے کھڑا کرے گا؟ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہم اپنے پانچ چھ فٹ کے جسم پر اسلام کو نافذ نہیں کر سکتے، اپنے گھر اور آفس میں جہاں ہمارا اختیار ہے وہاں اسلام نافذ نہیں کر سکتے اور عالمی سطح پر غلبۂ اسلام کی بات کرتے ہیں تو گویا ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ یعنی ہمارا اسلام زبانی اقرار ہے لیکن عملی تکذیب ہے۔ اسی طرزِ عمل پر یہود کے بارے میں فرمایا:

''مثال اُن لوگوں کی جو حامل تورات بنائے گئے' پھر وہ اس کے حامل ثابت نہ ہوئے' اُس گدھے کی سی (مثال) ہے جو اٹھائے ہوئے ہو کتابوں کا بوجھ۔ بہت بُری مثال ہے اُس قوم کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔'' (الجمعہ:5)

یہود بھی تورات کو ماننے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن عملی طور پر اُس کا انکار کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تین فتوے صادر فرمائے:

﴿وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝٤٤﴾ (المائدہ) ''اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔''

﴿وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝٤٥﴾ (المائدہ) ''اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔''

﴿وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝٤٧﴾ (المائدہ) ''اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے اُتارے ہوئے احکامات وقوانین کے مطابق' وہی تو فاسق ہیں۔''

آج یہی طرزِ عمل اگر قرآن کے ساتھ ہمارا ہے تو سوچئے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

سوال: امریکہ ایران جنگ کی وجہ سے عرب ممالک اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل بھی یہی چاہتے ہیں کہ مسلم ممالک آپس میں لڑ کر تباہ ہو جائیں۔ مسلم ممالک کو اس تباہی سے روکنے کے لیے پاکستان کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: کون چاہے گا کہ جنگ جاری رہے اور ملک تباہ ہوں۔ اگر ایران اور امریکہ کی جنگ جاری رہتی ہے اور ایران تباہ ہو جاتا ہے تو اس کے بعد پاکستان کی باری بھی آئے گی کیونکہ امریکہ اور اسرائیل ہمارے مغربی بارڈر پر کھڑے ہوں گے اور مشرقی بارڈر پر پہلے ہی بھارت جیسا ازلی دشمن ہے۔ پھر سی پیک کا منصوبہ اور گوادر بھی خطرے میں پڑیں گے اور موساد کو بھی شرانگیزی کا موقع ملے گا۔ لہٰذا پاکستان کو امریکہ کی جنگ میں حصہ دار بننے کی بجائے اسے ہر ممکن اس جنگ کو رکوانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگرچہ اسرائیل کبھی نہیں چاہے گا کہ یہ جنگ رُک جائے کیونکہ وہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن اگر مسلمان ممالک آپس میں متحد ہو جائیں تو وہ اس شرانگیزی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے' پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مؤمن۔'' (التغابن:2)

اللہ کے ہاں جماعتیں دو ہی ہیں۔ ایک کافروں کی جماعت ہے اور ایک مسلمانوں کی۔ ہمارے لیے آئیڈیل راستہ تو یہی ہے کہ ہم مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ اس کے برعکس ٹرمپ اور نیتن یاہو چاہتے ہیں کہ مسلمان ممالک متحد ہو کر ایران کے خلاف لڑیں۔ اگر ایران تباہ ہوگا تو گریٹر اسرائیل کا منصوبہ آگے بڑھے گا اور مسلم ممالک کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ یقیناً مسلم حکمران اتنی سی بات کو ضرور سمجھتے ہوں گے۔ لہٰذا انہیں آپس میں متحد ہو جانا چاہیے اور اگر کافروں میں سے کسی کے ساتھ اتحاد کرنا ہی ہے تو روس اور چین کے ساتھ اتحاد کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی بہت پہلے یہی بات بیان کرتے تھے اور آج ان کی باتیں سوشل میڈیا پر وائرل بھی ہو رہی ہیں۔ سعودی عرب اور ایران کے درمیان کشیدگی کو ختم کرنے میں چین نے پہلے بھی کردار ادا کیا تھا۔ اسی طرح پاک افغان کشیدگی کو ختم کرنے کے لیے بھی چین نے کوشش کی ہے۔ اس کے برعکس امریکہ ہمیں جنگ اور تباہی میں جھونکنا چاہتا ہے۔ اب فیصلہ ہمارا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

جب تک ہم اپنی اصل کی طرف نہیں لوٹیں گے ہمارے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ اگر ہم نہیں لوٹتے تو پھر تباہی اور بربادی ہمارا مقدر بنے گی۔

سوال: ماہِ رمضان میں دورۂ ترجمہ قرآن میں بھرپور شرکت رہی۔ اس کے بعد قرآن سے تعلق کس طرح قائم رکھا جا سکتا ہے؟ (حسین احمد، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: پہلی بات یہ ہے کہ ہم قرآن کی تلاوت کے لیے اپنا کچھ معمول بنائیں۔ ہمت کرکے آج سے ہی شروع کریں اور روزانہ تھوڑا تھوڑا مطالعہ کریں۔ مطالعہ کے لیے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا بیان القرآن موجود ہے۔ اس کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔ روزانہ اس کو تھوڑا تھوڑا سنیں۔ فتنوں کے اس دور میں اگر روزانہ گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر پندرہ بیس منٹ قرآن سن لیں تو اس کا بڑا فائدہ ہوگا، ان شاء اللہ۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے قائم کیے ہوئے اداروں انجمن ہائے خدام القرآن اور قرآن اکیڈمیز ہر سال رمضان کے بعد رجوع الی القرآن کورسز کا آغاز کرتے ہیں۔ کئی شہروں میں یہ کورسز اپریل میں شروع ہو چکے ہیں۔ ان کورسز میں شامل ہو جائیں، قرآن کو سیکھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کا بہترین موقع ملے گا۔ اسی طرح تنظیم اسلامی اور انجمن ہائے خدام القرآن کے تحت ہر شہر میں دروس قرآن کے پروگرامز بھی ہوتے ہیں، آن لائن کورسز بھی ہوتے ہیں۔ ان میں شریک ہو جائیں۔ آن لائن کورسز کے لیے ویب سائٹ دستیاب ہے:

www.lms.quranacademy.edu.pk

اس ویب سائٹ پر جا کر آپ داخلہ لے سکتے ہیں اور کورسز کے بارے میں معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت آسان کورسز ہیں اور وہیں پر آپ کا ٹیسٹ بھی ہوگا اور سرٹیفکیٹ بھی مل جائے گا۔ اس کے علاوہ عربی گرامر، تجوید کی کلاسز، سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کے کورسز بھی دستیاب ہیں۔ دنیا بھر سے لوگ ان کورسز سے استفادہ کر رہے ہیں۔ تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر اس کی تفصیل مل جائے گی۔

سوال: تنظیم اسلامی میں شمولیت کے لیے کیا مجھے بینک کی ملازمت ترک کرنا ہوگی؟ (حذیفہ ابراہیم)

امیر تنظیم اسلامی: ہم یہ تو نہیں کہیں گے کہ بینک کی ملازمت چھوڑ دو گے تو تنظیم میں شامل ہو سکتے ہو ورنہ نہیں۔ آپ اگر تنظیم کے منہج اور فکر سے متفق ہیں، امیر تنظیم سے متفق ہیں تو آپ تنظیم میں شامل ہو سکتے ہیں، تنظیم کے پروگرامز میں شرکت کر سکتے ہیں، کورسز میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جہاں تک بینک کی ملازمت کا معاملہ ہے تو اس حوالے سے ہم نے دو تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے، وہ آپ کو مکمل رہنمائی دے گی اور اگر سود میں ملوث ہونے کا معاملہ ہوا تو کمیٹی جاب کو چھوڑ دینے کی سفارش کرے گی۔ کیونکہ حدیث میں سود لینے والے، سود دینے والے، لکھنے والے، گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ ایسا معاملہ اگر کسی بھی ملازمت یا کاروبار میں ہو تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے کہ حرام مال سے پرورش پانے والا جسم جنت میں نہیں جائے گا۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد ایسے ذرائع آمدن کو چھوڑ دیا جن میں سود یا حرام کا شبہ تھا۔ بھائی صاحب بھی جب تنظیم میں آئیں گے تو ان کو موٹیویشن ملے گی اور یہ بہتر فیصلہ کر پائیں گے۔ تنظیم اسلامی ایسے رفقاء سے انفاق نہیں لیتی جن کی آمدن میں سود یا حرام شامل ہو۔ اس کے علاوہ وہ تنظیم کے پروگراموں میں شرکت کر سکتے ہیں۔

سوال: کیا ایسا ممکن ہے کہ تنظیم ایسے رفقاء کے لیے متبادل ذریعہ آمدن یا ملازمت کا انتظام کرے؟

امیر تنظیم اسلامی: ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ اس کے کام آئے، اس کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔ اگر ایسا ہو تو یہ بہت بڑی بات ہے لیکن تنظیم اسلامی میں آنے کا مقصد اللہ کی رضا کے لیے دین کی دعوت اور اس کو قائم کرنے کی جدوجہد میں حصہ لینا ہے۔ اس نیت سے کوئی تنظیم میں آتا ہے تو اس کو اللہ کے ہاں اجر ملے گا۔ اولین نیت یہی ہونی چاہیے۔ باقی ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے، بیمار ہو جائے تو عیادت کرے، انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے، وارث نہ ہو تو کفن دفن کا انتظام کرے۔ اجتماعیت میں ان باتوں کا اور بھی زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے۔

سوال: ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے کیا کسی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے؟ (مستقیم احمد، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: اس حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ایک بیان سورۃ العصر کی روشنی میں موجود ہے۔ اسے اگر کوئی سن لے تو اس سوال کا مکمل جواب مل جائے گا۔ اسلام کا مزاج ہی اجتماعیت کا ہے۔ جیسا کہ اسلام باجماعت نماز کی تاکید کرتا ہے۔ عورتوں پر باجماعت نماز لازم نہیں ہے لیکن مردوں کے لیے لازم کی گئی ہے۔ جمعہ کی نماز اکیلے نہیں ہوسکتی۔ عید کی نماز بھی بندہ اکیلے نہیں پڑھ سکتا۔ اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا: سفر پر جاؤ تو اکیلے مت جاؤ بلکہ تین افراد مل کر سفر کرو اور ان میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کرلو۔ سورۃ الفاتحہ میں ہم پڑھتے ہیں: ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ﴾ ''ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔'' بندہ جب اکیلے نماز پڑھ رہا ہوتو تب بھی یہی الفاظ دہراتا ہے۔ اسی طرح دین کے بہت سے احکامات ہیں جن میں انسان اکیلے عمل نہیں کرسکتا۔ دین کے قیام کی جدوجہد اکیلا بندہ ہرگز نہیں کرسکتا۔ اس کے لیے جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے نماز کے لیے وضو شرط ہے اسی طرح دین کے اجتماعی احکامات پر عمل کے لیے اجتماعیت میں شامل ہونا شرط ہے۔ سورۃ العصر میں فرمایا:

''زمانے کی قسم ہے۔ یقیناً انسان خسارے میں ہے۔ سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور انہوں نے باہم ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔'' (العصر)

ایمان اور اعمال صالح انفرادی سطح پر بھی ہو سکتے ہیں لیکن باقی دو شرائط کو پورا کرنا اجتماعیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اگر ممکن ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام اکیلے ہی دین کو قائم کر لیتے، انہیں بھی جماعت کی ضرورت پڑی اور جماعت نے صاف انکار کردیا: ''بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جا کر قتال کرو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔'' (المائدۃ:24)

جماعت نہیں ملی تو دین قائم نہیں ہوا اگرچہ حضرت موسیٰؑ نے دعوت دین کا حق ادا کردیا اور وہ اللہ کے حضور کامیاب ٹھہرے۔ اس کے برعکس اللہ کے آخری رسول ﷺ کی جماعت اپنی جان و مال کی قربانیوں کے لیے تیار تھی لہٰذا اللہ کا دین قائم ہوگیا۔ دین کا جامع تصور یہ ہے کہ مسلمان انفرادی سطح پر بھی اللہ کی بندگی کرے، پھر بندگی کی دعوت دوسروں کو بھی دے اور پھر اس بندگی والے نظام کے قیام کی جدوجہد میں بھی حصہ لے۔ ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر فرائض دینی کو ادا کرنا ضروری ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

''اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کی معیت اختیار کرو۔'' (التوبہ:119)

انفرادی سطح کے اعمال سے ایک مسلمان کے فرائض پورے نہیں ہو جاتے اور قرآن کہتا ہے کہ اچھا مسلمان وہ ہے جو پورے کے پورے اسلام پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ ایک انسان انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر دین کے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ انفرادی سطح پر بھی ایک اچھا مسلمان بنے گا اور اجتماعی سطح پر بھی معاشرے کے لیے ایک کارگر اور مفید انسان ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

صیہونی گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ہر صورت آگے بڑھانا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ جنگ بندی کے معاہدوں کی مسلسل خلاف ورزی کر رہے ہیں، مسلم ممالک کو امریکی چھتری سے نکل کر خود متحد ہونے کی ضرورت ہے: رضاء الحق

پاکستان نے ثالثی کا کردار ادا کر کے خطے کو بڑی تباہی سے بچا لیا جس میں سب سے زیادہ نقصان اُمت مسلمہ کا ہو رہا تھا: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

ایران ہمارے سامنے ایک مضبوط دفاعی لائن کے طور پر کھڑا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ لائن ٹوٹ گئی تو اگلا نشانہ پاکستان ہوگا: علامہ حسین اکبر

امریکہ ایران جنگ بندی اور پاکستان کا کردار کے موضوع پر

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: ایران اور امریکہ کے درمیان 38 دنوں کی ہولناک جنگ کے بعد پاکستان کی سفارتی اور مصالحتی کوششوں سے دو ہفتے کی جنگ بندی ہوئی ہے۔ اس دوران اسلام آباد میں مذاکراتی عمل شروع ہوگا۔ کیا آپ فریقین کی شرائط کو قابل عمل سمجھتے ہیں اور کیا اس کے نتیجے میں دیرپا امن قائم ہو پائے گا؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: سب سے پہلے تو ہم اللہ رب العالمین کا شکر ادا کرتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کسی بڑی تباہی سے بچ گیا ورنہ جس طرح سے ٹرمپ فرعون کے لہجے میں بات کر رہا تھا کہ تہذیب مٹا دیں گے، کھنڈر بنا دیں گے وغیرہ تو اس سے کوئی بعید بھی نہیں تھا کہ بہت بڑی تباہی کا باعث بن جاتا۔ آج امریکہ کے سینیٹرز خود یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک احمق، ذہنی مریض اور جنگلی شخص ہے، اس کو امریکہ کا صدر ہونا ہی نہیں چاہیے۔ وہ کہہ رہے ہیں امریکی آئین میں جو دفعات موجود ہیں ان کا سہارا لے کر نائب امریکی صدر اور فوجی قیادت کو اس کے احکامات ماننے سے انکار کر دینا چاہیے اور ایٹمی ہتھیاروں کے کوڈ اُس سے واپس لیے جانے چاہئیں۔ یہ شخص دنیا کے امن، سلامتی اور خوشحالی کے لیے خطرہ ہے۔ امریکی کانگریس، سینٹ، امریکی عدالتیں اور انسانی حقوق کے ادارے بھی اس کے سامنے بے بس ہیں۔ اُس نے جنگ کا آغاز ہی معصوم بچیوں کے جسموں کے چیتھڑے اُڑانے سے کیا۔ خامنہ ای سمیت 50 کے قریب اعلیٰ عہدیداران کو شہید کر کے اعلان فتح کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگلے دن تہران کی سڑکوں پر امریکہ زندہ باد کے نعرے لگیں گے اور اس کے بعد امریکی کی مرضی کی حکومت قائم ہوگی۔ ایسا نہیں ہو سکا تو ٹرمپ اپنی خفت مٹانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔ اس ساری صورت حال میں دو ہفتوں کے لیے ہی سہی جنگ بندی کا یہ عمل ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ہے۔ ایک مثبت پہلو یہ سامنے آیا کہ عالمی منڈی میں فوری طور پر تیل کی قیمتیں گر گئیں۔ ورنہ پوری دنیا اس جنگ سے متاثر ہو رہی تھی اور سب سے بڑھ کر نقصان اُمت مسلمہ کا ہی ہو رہا تھا۔ عرب ایران جنگ بھی چھڑ سکتی تھی۔ کیونکہ امریکہ کے اڈے عرب ممالک میں موجود ہیں۔ دونوں طرف تیل کے ذخائر کا نقصان اُمت کا نقصان تھا۔ لہٰذا اس جنگ کو رُکوانے میں پاکستان نے جو کردار ادا کیا ہے وہ بہت ہی اعلیٰ اور مبارک باد کا مستحق ہے۔ چین نے بھی مثبت کردار ادا کیا ہے۔ ٹرمپ کی گارنٹی دینے کے لیے کوئی بھی تیار نہ تھا، یہاں تک کہ اقوام متحدہ بھی گارنٹی دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ آخر میں چین نے

مرتب: محمد رفیق چودھری

اس کی گارنٹی دی، تب جا کر ایران معاہدے کے لیے راضی ہوا۔ ایران نے معاہدے کے لیے جو نکات پیش کیے ہیں ان کو تسلیم کیے بغیر یہ معاہدہ مستقل ہو ہی نہیں سکتا۔ ان میں سے پہلا اور اہم نکتہ یہ ہے کہ امریکہ اور اسرائیل آئندہ ایران پر حملہ نہیں کریں گے۔ 2۔ آبنائے ہرمز پر ایران کا استحقاق تسلیم کیا جائے۔ 3۔ ایران کو پُرامن مقاصد کے لیے یورینیم افزودہ کرنے کی اجازت ملنی چاہیے۔ 4۔ ایران پر سے تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ 5۔ پابندیوں سے متعلق جتنی بھی قراردادیں ہیں وہ واپس لی جائیں۔ 6۔ ایران اور اس کے شہریوں کے جو اثاثے ضبط کیے گئے ہیں وہ واپس کیے جائیں۔
7۔ ایران کا جنگ میں جو نقصان ہوا ہے، اس کا ہرجانہ ادا کیا جائے۔ 8۔ امریکی فوج خطے سے واپس چلی جائے۔
9۔ خطے میں موجود اپنے تمام اڈے خالی کر دے۔ 10۔ لبنان کو بھی اس معاہدے کا حصہ بنایا جائے۔ اب جنگ بندی کے یہ 14 دن پاکستان کے لیے بہت بڑا امتحان ہیں کیونکہ پاکستانی حکمرانوں پر بہت بڑی ذمہ داری پڑ گئی ہے۔ اس ذمہ داری کو ہم ادا کریں گے تو پھر ہم اس قابل ہوں گے کہ دنیا کو دکھا سکیں کہ ہم نے کچھ کردار ادا کیا ہے۔

سوال: اس جنگ کا اصل محرک اسرائیل ہے لیکن جنگ بندی کے اس معاہدے میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے اور نہ ہی فلسطینی مسلمانوں کا ذکر ہے جو اسرائیلی مظالم کا شکار ہیں۔ کیا اسرائیل اس معاہدے کی پاسداری کرے گا؟

رضاء الحق: سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کہ اُس نے وقتی طور پر بڑی تباہی سے بچا لیا۔ صہیونی عزائم اس جنگ کی بنیادی وجہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسرائیل کا بھی اس جنگ میں کافی نقصان ہوا ہے لیکن سب سے بڑھ کر نقصان اُمت کا ہی ہو رہا تھا، پھر یہ کہ تیسری عالمی جنگ کا خطرہ بھی بڑھ رہا تھا۔ لہٰذا یہ عارضی جنگ بندی خوش آئند ہے۔ اس دوران اسلام آباد اکارڈز کے تحت ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات ہوں گے۔ مذاکرات میں شرکت کے لیے امریکہ کی طرف سے تین نمائندوں کے نام سامنے آئے ہیں، ان میں سے ایک نائب صدر جیمز وینس ہے، دوسرا وٹکوف اور تیسرا ٹرمپ کا یہودی داماد جیرڈ کشنر ہے۔ یہ تینوں ہی اسرائیل کے طرف دار ہیں۔ اب یہ بات بھی سامنے آ چکی ہے کہ ٹرمپ ایپسٹین فائلز کی وجہ سے بھی بلیک میل ہو کر صہیونی مفادات پورے کر رہا تھا۔ صہیونیوں کے عزائم واضح ہیں، اسرائیل نہ تو باضابطہ طور پر اس معاہدے میں شامل ہوا ہے اور نہ ہی اس کی پاسداری کرے گا کیونکہ صہیونی ہر صورت میں گریٹر اسرائیل کی جانب بڑھنا چاہتے ہیں۔ بھارت بھی اسرائیل کا حامی ہے یہی وجہ ہے کہ اسرائیل اور بھارت کے اعلیٰ عہدیداران اور میڈیا اس جنگ بندی پر ناخوش نظر آتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آج سے 14 سو سال پہلے یہ بتا دیا تھا:

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ (المائدہ:82)
’’تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔‘‘

ایران کی جانب سے یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ لبنان کو بھی معاہدے میں شامل کیا جائے گا لیکن جنگ بندی کے بعد 21 گھنٹوں میں اسرائیل نے لبنان پر 100 میزائل داغ دیئے ۔ جیسے صہیونیوں کے عزائم ہیں وہ ہر صورت میں اس معاہدے کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کریں گے۔

سوال: عارضی جنگ بندی کے اس عمل میں پاکستان کا جو کردار ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے اور آپ کیا سمجھتے کہ مستقل جنگ بندی ممکن ہو پائے گی، کیا صہیونی اپنے عزائم سے باز آجائیں گے؟

علامہ محمد حسین اکبر: سب سے پہلے تو ہم رب کے شکر گزار ہیں کہ پاکستان کو اُس نے عزت اور شرف بخشا۔ مشکل ترین حالات اور دباؤ کے باوجود پاکستان اس میں کامیاب ہوا ۔ مسلمان تو معاہدے کی پاسداری کے پابند ہیں لیکن یہود و نصاریٰ اور مشرکین و منافقین کے معاہدوں پر ہرگز اعتبار نہیں کیا جا سکتا ۔ اس وقت امریکہ اور اسرائیل کا کافی نقصان ہو رہا ہے تو وہ عارضی طور پر مہلت حاصل کریں گے لیکن جونہی انہیں موقع ملے گا تو وہ دوبارہ مسلم ممالک پر چڑھ دوڑیں گے۔

تاہم عارضی جنگ بندی بھی اس وجہ سے خوش آئند ہے کہ ایران نے جو شرائط رکھی تھیں ان کی بنیاد پر جنگ بندی ہوئی ہے۔ یہ صرف ایران کی فتح نہیں بلکہ پوری اُمت مسلمہ کی فتح ہے ۔ ایران نے امریکی پائلٹ کی رہائی کے بدلے 10 ہزار فلسطینی قیدیوں کی آزادی کا مطالبہ کیا ہے۔ ایران کی اعلیٰ سیاسی اور عسکری قیادتوں کی شہادت کے باوجود ایرانیوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے ۔ پوری ایرانی قوم نے جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے اس جنگ کا رُخ عرب ایران جنگ کی طرف موڑنے کی بھی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ اب عرب ممالک کو بھی سمجھ جانا چاہیے ۔ ایران نے پاکستان پر اعتماد کیا اور اس کی پارلیمنٹ نے بھی پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ دباؤ کے باوجود وہ ایران کے ساتھ کھڑا رہا۔ آج فلسطینی بھی خوش ہیں کہ کوئی تو ہے جس نے اسرائیل کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔

رضاء الحق: انتہائی معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ امریکہ اس جنگ بندی کے لیے تیار نہیں تھا لیکن چین اور پاکستان نے واضح پیغام دیا کہ اگر ایران پر ایٹمی حملہ ہوا تو جواب میں اسرائیل کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد امریکہ معاہدے کے لیے تیار ہوا ہے ۔ اگر ایران بھی ایٹمی طاقت بن جائے تو یہ جنگ مستقل بنیادوں پر رُک سکتی ہے۔

سوال: اس جنگ کے دوران ایران کا جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ کرنے کے لیے ایران نے امریکہ اور اسرائیل سے ہرجانے کا مطالبہ کیا ہے ۔ آپ کے خیال میں کیا ایران کا یہ مطالبہ پورا کیا جائے گا؟

> **ٹرمپ کے جنگی جنون کو لگام ڈالنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام ممالک اس سے مطالبہ کریں کہ وہ بلا جواز جارحیت پر ایران سے معافی مانگے اور اس کے نقصان کا ہرجانہ ادا کرے ۔**

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: بین الاقوامی قوانین کے مطابق ایران پر جنگ مسلط کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا، نہ ہی اقوام متحدہ نے ایران کے خلاف کوئی قرارداد پاس کی تھی ۔ چونکہ بین الاقوامی قوانین کو روندتے ہوئے ایران کے خلاف جارحیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے، اس کی اعلیٰ سیاسی اور عسکری قیادت کو شہید کیا گیا ہے لہٰذا ایران کو دفاع کا بھی بھرپور حق حاصل ہے اور ہرجانہ طلب کرنے کا بھی۔ ہرجانے کے قوانین بھی موجود ہیں۔ اس جنگ کا آغاز بھی سکول کی بچیوں پر بمباری سے کیا گیا۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو خود اعلان کرتے رہے کہ ہم ان کے سکول تباہ کر دیں گے، یونیورسٹیاں تباہ کر دیں گے ، پانی کے پلانٹ تباہ کر دیں گے وغیرہ ۔ یعنی کوئی جنگی جرم ایسا نہیں ہے جس کا اعلان ٹرمپ اور نیتن یاہو نے خود نہ کیا ہو۔ خود امریکی کانگریس اور سینیٹرز اعتراف کر رہے ہیں کہ ٹرمپ جنگی جرائم کا مرتکب ہوا ہے۔ عالمی قوانین کے مطابق ہرجانے میں چار چیزیں شامل ہوتی ہیں ۔ 1 ۔ جارحیت پر معافی مانگی جائے ۔ 2۔ جنگ بندی کے معاہدے کی پاسداری کی جائے ۔ 3۔ جارح ملک جنگ کی وجہ سے ہونے والے جانی اور مالی نقصان کا ہرجانہ ادا کرے ۔ 4۔ آئندہ مجروح ملک کی خود مختاری کا احترام کیا جائے ۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی سطح پر تمام ممالک سوچیں کہ وہ کب تک ایک ملک کی جارحیت کو برداشت کریں گے ، کبھی وینزویلا کے صدر کو اُٹھا لیا ، کبھی کسی ملک کے وسائل پر قبضہ کے لیے جنگ مسلط کر دی۔ اس سلسلے کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام ممالک امریکہ سے مطالبہ کریں کہ وہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی پر معافی مانگے اور ایران کو ہرجانہ ادا کرے۔

سوال: جنگ کے دوران ایران نے واضح کر دیا تھا کہ عرب ممالک میں موجود امریکہ فوجی اڈوں سے اگر ایران پر حملہ ہوگا تو جواب میں ایران بھی حملہ کرے گا اور ایران نے کئی ایسے ٹھکانوں کو تباہ بھی کیا ہے، وہاں سے امریکی فوجی بھاگ گئے ہیں یا ٹھکانے تبدیل کیے ہیں ۔ کیا عرب ممالک کو اب یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ جس امریکہ کو انہوں نے اپنا محافظ بنایا تھا وہی ان کی تباہی کا باعث بن رہا ہے؟

رضاء الحق: پاکستان نے جب امریکہ کو اڈے دیئے تھے اُس وقت بھی ہم نے مذمت کی تھی ۔ چاہے وہ نور خان بیس ہو، شمسی ایئربیس ہو جہاں سے امریکی جہازوں نے 57 ہزار پروازیں کر کے افغانستان پر حملے کیے۔ اس کا صلہ یہ ملا کہ پاکستان میں 90 ہزار شہادتیں ہوئیں، 120 ارب ڈالر کا معاشی نقصان ہوا اور دہشت گردی کا جو سلسلہ ردعمل کے طور پر شروع ہوا آج تک نہیں رُک سکا۔ یہ سارا نقصان ایک فوجی ڈکٹیٹر کی وجہ سے پاکستانی قوم کو اُٹھانا پڑا۔ اسی طرح عرب میں بھی ڈکٹیٹر قسم کی بادشاہتیں ہیں جن کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے لہٰذا وہ امریکہ کے سہارے اپنا اقتدار قائم رکھنا چاہتی ہیں اور اسی لیے امریکہ کو اڈے بھی دیئے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود جب قطر پر اسرائیل نے حملہ کیا تو امریکہ نے اس کو نہیں روکا بلکہ حملے سے قبل ترکی نے قطر کو خبردار کیا۔ اسی طرح ایران نے عرب ممالک میں موجود امریکی اڈوں پر جب جوابی حملے کیے تو امریکہ انہیں بھی نہیں روک سکا یا جان بوجھ کر نہیں روکا۔ لہٰذا عرب ممالک کو اب جاگ جانا چاہیے اور سمجھ جانا چاہیے کہ یہود و نصاریٰ ان کے دوست نہیں ہو سکتے ۔ چونکہ یہودی گریٹر اسرائیل منصوبے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور دوبارہ کوئی بہانہ تلاش کر کے جنگ شروع کریں گے ۔ لہٰذا عرب ممالک کو اب امریکہ سے جان چھڑا لینی چاہیے اور مسلم ممالک پر مشتمل ایک بلاک بنانا چاہیے تاکہ اپنا دفاع خود کر سکیں۔

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: امریکہ عرب ممالک کی سکیورٹی اور دفاع کے نام پر اُن سے کھربوں ڈالرز وصول کرتا رہا اور اربوں ڈالرز کے تحائف بھی لیتا رہا۔ لیکن اس کے باوجود وہ عرب ممالک کا دفاع نہیں کر سکا اور اس جنگ کی وجہ سے عرب ممالک کا بھی نقصان ہوا ہے۔ اس کے باوجود امریکہ بے شرمی کے ساتھ عرب ممالک سے جنگ کے اخراجات پورے کرنے کو بھی کہہ رہا ہے۔ قرآن پاک نے تو حل دے دیا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (آل عمران: 103) ’’اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر۔‘‘

تمام مسلم ممالک کو اب اس طرف آنا چاہیے۔

مئی میں پاک بھارت جھڑپ کے دوران پاکستان کو اللہ نے فتح عطا کی اور چین کی ٹیکنالوجی نے بھی اپنی دھاک بٹھائی۔ اس کے بعد سے عرب ممالک کا جھکاؤ امریکہ کی بجائے پاکستان اور چین کی طرف ہونا شروع ہوا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ امریکی چھتری سے نکلنا چاہتے ہیں۔ اس جنگ سے قبل آذربائیجان، افغانستان، ایران، پاکستان، سعودی عرب، ترکی، انڈونیشیا اور ملائشیا پر مشتمل ایک بلاک بنانے کی کوشش بھی کی جارہی تھی۔ اللہ کرے کہ عرب ممالک کو اب مزید احساس ہو جائے اور مسلم اتحاد کی ضرورت کو محسوس کریں۔

سوال: اسرائیلی وزیراعظم سمیت اسرائیل کے کئی اعلیٰ عہدیدار مسلسل گریٹر اسرائیل کی بات کرتے رہے ہیں اور نقشے بھی لہراتے رہے ہیں۔ وہ اس کو اپنا روحانی مشن قرار دے رہے ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس جنگ بندی کی وجہ سے اس صہیونی منصوبے کو کوئی روک لگ پائے گی؟

علامہ محمد حسین اکبر: اس جنگ کی وجہ سے گریٹر اسرائیل کے صہیونی منصوبے کو بھی کچھ سیٹ بیک پہنچا ہے، کچھ عرب ممالک کی بھی آنکھیں کھلی ہیں۔ سعودی عرب نے اس جنگ کے دوران ایران کے خلاف کسی قسم کا ردعمل نہیں ظاہر کیا لیکن متحدہ عرب امارات اور بحرین شاید ابھی تک نہیں سمجھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس جنگ بندی کے بعد ان کا ردعمل کیا آتا ہے۔ کیا وہ اسرائیل اور امریکہ کا ساتھ دینے کی بجائے مسلم ممالک کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس مہلت سے عرب ممالک کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ سعودی عرب نے پاکستان کے ساتھ امن معاہدہ کیا، ہم بھی خوش تھے کہ حرمین شریفین کی حفاظت کے مقدس مشن کے لیے پاکستان کو چنا گیا مگر OIC اور 34 مسلم ممالک کی مشترکہ فوج کہیں نظر نہیں آئی۔ مسلم ممالک کو سوچنا کہ اگر ایران اکیلا امریکہ اور اسرائیل کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ بھی کھڑے ہو سکتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ پر تو اعتماد کیا ہی نہیں جا سکتا، یہ بات مسلم ممالک کو سمجھ آجانی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قسم کھا کر رسول اللہ ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ یہ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے:

﴿حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ﴾ (البقرۃ:120) ”جب تک کہ آپ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی۔“

اس سے بڑھ کر اور قرآن کیا کہے۔ اُمید ہے کہ کچھ ذہنوں میں تبدیلی آئی ہے۔ اگر کفار متحد ہو کر نیٹو بنا سکتے ہیں تو مسلم ممالک کی مشترکہ فوج بھی بن سکتی ہے۔ اس وقت تمام مسالک کے علماء اور اُمت کے ذمہ داران کو بڑے زور و شور کے ساتھ اس آواز کو اٹھانے کی ضرورت ہے کہ ہم ایک کلمہ کی بنیاد پر اُمت متحدہ کی صورت میں متحد ہو جائیں۔ میڈیا کی سطح پر بھی اس آواز کو اُٹھایا جانا چاہیے۔ اگر ہم مسلکی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد کی طرف بڑھیں گے تو اس سے بھی کفار کے حوصلے ٹوٹیں گے۔

سوال: تنظیم اسلامی نے بھی ہر دور میں اُمت کے اتحاد کی ضرورت کو اُجاگر کیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بارہا پاکستان، ایران اور افغانستان پر مشتمل بلاک PIA کی بھی تجویز پیش کی۔ اس پر آپ کیا کہیں گے؟

رضاء الحق: آج کی یہ جونشست ہے، یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ صاحب اپنے خطبات جمعہ میں اور پریس ریلیز میں مسلسل مسلم ممالک کو ایران کے ساتھ کھڑا ہونے کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ تنظیم کے ہفت روزہ ندائے خلافت کے ہر اداریے میں امریکہ اور اسرائیل کی جارحیت کی مذمت کی جاتی رہی ہے۔ تنظیم اسلامی نے شہر شہر جو مظاہرے کیے ہیں ان میں جو بینرز اور پلے کارڈ تھے ان کے ذریعے بھی اسرائیل اور امریکہ کی جارحیت کی مذمت کی گئی تھی اور اُمت کے اتحاد پر بھی زور دیا گیا۔

سوال: پاکستان ایک عرصے سے اندرونی خلفشار کا شکار ہے اور اپنے معاشی حالات کی وجہ سے انٹرنیشنل سطح پر بھی کئی جکڑ بندیوں اور دباؤ کا شکار تھا۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے بھارت کے خلاف آپریشن بنیان مرصوص کے ذریعے دنیا میں اسے عزت دی اور حالیہ ایران امریکہ جنگ بندی کے معاملے میں پاکستان کا فعال کردار سامنے آیا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کردار کو کس لائن آف ایکشن کے تحت ہم آگے بڑھا سکتے ہیں تاکہ پاکستان بحیثیت ملک عالم اسلام کی قیادت کر سکے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان ہیں۔ اس لیے اسلامی جمہوریہ بننے میں ہی ہماری بقا ہے اور اسی صورت میں پاکستان میں معاشی اور سیاسی استحکام بھی آئے گا۔ سودی معیشت کو جاری رکھ کر نہ تو معیشت ترقی کرے گی اور نہ ہی استحکام آئے گا۔ شیطان کے کیمپ میں رہ کر ہم یہ سمجھیں کہ ہم رحمٰن کی رحمتوں سے فیض یاب ہوں گے تو یہ تو ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا:

”اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا تو یقیناً اُس کے لیے ہوگی (دنیا کی) زندگی بہت تنگی والی۔“ (طٰہٰ:124)

”اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے“ (المائدۃ:65) اگر بنیان مرصوص کے لفظ کے ساتھ ایمان کی طرف آنے سے پاکستان کو عزت ملی ہے تو جب آپ اسلامی نظام کی طرف آئیں گے تو سوچیے کتنی عزت اور نصرت ملے گی۔ اسی راستے پر چل کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بھی دروازہ کھلے گا۔ ان شاء اللہ!

سوال: پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانے کے لیے ہمیں کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

علامہ محمد حسین اکبر: گریٹر اسرائیل کا منصوبہ کھل کر سامنے آ گیا ہے، صہیونی اس کے نقشے دکھا رہے ہیں، ان کے پرچم میں دو نیلی لائنیں نیل سے فرات تک کے علاقے پر قبضے کی نشان دہی کرتی ہیں۔ انہوں نے واضح کر دیا ہے کہ ایران اور پاکستان ان کے بڑے ٹارگٹ ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کی بدمعاشی ہے کہ وہ جنگ گریٹر اسرائیل کے لیے لڑ رہے ہیں لیکن جنگ کے اخراجات عرب ممالک سے لے رہے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر عربوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر ان کی حالت پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے کہ ہم کلمہ کی بنیاد پر ایک ہو جائیں۔

رضاء الحق: پاکستان کی بنیاد بھی اسلام ہے اور اس کی بقا اور استحکام بھی اسلام کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ احادیث مبارکہ میں مستقبل کا منظر نامہ یہ ہے کہ خراسان سے اسلامی لشکر امام مہدی کی نصرت کے لیے جائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ خراسان میں افغانستان، شمالی ایران، شمالی پاکستان اور وسط ایشیائی ممالک کے بعض علاقے بھی شامل ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں اسلام نافذ ہو تاکہ احادیث کی روشنی میں مستقبل کی تیاری ہو سکے۔ اسلام کی بنیاد پر ہی ہم متحد ہو کر ایک طاقت بن سکتے ہیں۔

❁❁❁

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: مشیر برائے سیاسی امور امیر جماعت اسلامی پاکستان

3۔ علامہ محمد حسین اکبر: معروف شیعہ عالم دین اور ادارہ منہاج الحسینیہ کے بانی ہیں

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

ایک اور سیز فائر ناگزیر ہے!

ابو موسیٰ

28 فروری کو جو جنگ امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر مسلط کی تھی وہ انتالیس (39) دن کی تباہ کاریوں کے بعد 7 اور 8 اپریل کی درمیانی شب کو پندرہ دن کے لیے بند ہوگئی ہے۔ اس جنگ کو بند کروانے میں پاکستان نے اہم رول ادا کیا۔ پاکستان کی ان مصالحتی کوششوں کو عالمی میڈیا نے سراہا۔ اب اس جنگ کے معاملات کو طے کرنے کے لیے فریقین کا پہلا اجلاس 10 اپریل کو اسلام آباد میں ہوگا۔ راقم کی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جنگ مستقل طور پر بند ہو جائے اور یہ بندش ایرانی سلطنت کی سلامتی کے حوالے سے اہم سنگِ میل ثابت ہو، اگر مسئلہ کا ایسا حل نکل آیا جو سب فریقین کے لیے قابلِ قبول ہو اور ایک معاہدہ طے پا گیا اور دائمی امن قائم ہوگیا تو یہ معاہدہ اسلام آباد کے نام سے موسوم ہوگا اور قیامِ امن کے حوالے سے تاریخ عالم میں ایک یادگاری حیثیت سے دیکھا جائے گا۔ یہ یقیناً عالمی تاریخی کا ایک روشن باب ہوگا جو ایک ایسی خوفناک اور تباہ کن جنگ روکنے میں کامیاب ہوا جو بصورتِ دیگر کم از کم ایک تہائی دنیا کو تہہ و بالا کر دیتا اور لاکھوں انسانوں کی جان اس جنگ کا رزق بن جاتی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ عارضی جنگ بندی حقیقی اور مکمل جنگ بندی کی شکل اختیار کرے۔ یہ جنگ بندی چونکہ چند گھنٹے پہلے ہوئی ہے لہٰذا تفصیلات تو ابھی سامنے نہیں آئیں۔ لیکن سرسری اور خصوصی معلومات کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران نے خاصی لچک دکھائی ہے۔ راقم دورانِ جنگ کئی مرتبہ اپنے ان خیالات کا اظہار کر چکا تھا کہ ایران کا سپر پاور امریکہ اور اسرائیل کے سامنے ڈٹے رہنا اُس کی بہت بڑی فتح ہے اور اب اُسے تھوڑی سی لچک کا مظاہرہ کر کے امن کی طرف لوٹنا چاہیے لیکن یہ تب ہی ممکن تھا جب مخالف فریق بھی جنگ روکنے پر آمادہ ہوتے۔

راقم کی رائے میں جنگ میں یہ نوبت آ جانا کہ ٹرمپ چیخنے چلانے لگے اور غلیظ گالیوں پر اتر آئے اس سے زیادہ ایران کو کون سی فتح چاہیے تھی۔ ٹرمپ desperate ہو گیا تھا اور ایسی باتیں کرنے لگا تھا کہ اُس کے ہم وطن کہنا شروع ہو گئے کہ ہمارا صدر پاگل ہو گیا ہے۔ ایران نے دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لچک دکھائی وہ برابر اعلان کر رہا تھا کہ وہ عارضی نہیں مستقل جنگ بندی چاہتا ہے اور اس حوالے سے عالمی سطح پر ایسی گارنٹی دی جائے کہ ایران پر پھر کبھی جنگ مسلط نہیں کی جائے گی پھر یہ کہ اُس وقت تک آبنائے ہرمز کو نہیں کھولے گا جب تک جنگ مکمل طور پر بند نہ ہو اور اُسے جنگ کا ہرجانہ بھی ادا کیا جائے کیونکہ مسلط کردہ جنگ سے اُس کا بہت نقصان ہوا ہے۔ اُس کے باوجود اُس نے عارضی جنگ بندی بھی قبول کر لی اور معاملات طے پانے تک آبنائے ہرمز بھی کھول دی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مذاکرات میں معاملات کو عدل اور اصولوں کی بنیاد پر طے کیا جائے۔ یہ سمجھنا کہ ایک طرف عالمی سپر پاور ہے اُس کے بھرم کا سوال ہے یا یہ کہ اگر مذاکرات ناکام ہو گئے اور کچھ طے نہ ہو سکا تو بڑی خوفناک جنگ ہوگی اور دنیا کو تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا امریکہ بہت بڑی طاقت اُس کے عزائم کے راستے میں رکاوٹ بننا خطرہ سے خالی نہ ہوگا۔ یہ بات عدل سے ماوراء ہوگی اور مسئلہ حل کرنے میں عارضی طور پر کامیابی ہو سکتی ہے۔ فریقین یا دنیا تالیاں تو بجا دے گی کہ معاہدہ ہو گیا اور سب اچھا ہے لیکن عدل سے ہٹ کر ہونے والا ہر فیصلہ اور ہر معاہدہ کچے دھاگے سے بھی کمزور ہوتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے یا ظلم کے مزید بڑھنے کا سبب بنتا ہے۔

امریکہ اسرائیل اور ایران کے درمیان اس جنگ کے اثرات یوں تو کسی نہ کسی انداز میں دنیا کے ہر ملک پر کم یا زیادہ مرتب ہوئے ہیں لیکن اس جنگ کی آڑ میں حکومت پاکستان نے اپنے عوام کے ساتھ جو سلوک کیا اس پر راقم بلاخوف تردید کہہ سکتا ہے کہ آج پاکستان کے عوام مالی اور معاشی حوالے سے دنیا کی مظلوم ترین قوم ہے۔ یوں تو جان اور جسم کے رشتے کو قائم رکھنے کے لیے وہ ایک عرصہ سے ہی تنگ و دو میں نظر آتی ہے لیکن حالیہ ایران اسرائیل اور امریکہ کے درمیان جنگ کے نتائج معاشی لحاظ سے جس بُری طرح اس بدقسمت قوم پر مرتب ہو رہے ہیں وہ اُن ملکوں یعنی ایران، اسرائیل اور امریکہ کے عوام بھی ہرگز ہرگز نہیں بھگت رہے جو بلاواسطہ میدانِ جنگ میں دست و گریبان ہیں اور ایک دوسرے پر بارود کی بارش کر رہے ہیں۔ تیل مہنگا ہونے کی وجہ سے ساری دنیا کی تجارت، صنعت اور خاص طور پر زراعت متاثر ہوئی ہے لیکن اس مہنگائی کو بنیاد بنا کر کسی ایک ملک کے عوام بھی اتنے زیادہ متاثر نہیں ہوئے جتنے پاکستان کے عوام ہوئے ہیں صحیح تر الفاظ میں جس طرح پاکستان کے عوام کی کھال کھینچی جا رہی ہے اس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی دنیا میں کہیں دستیاب نہیں۔ جنگ کے بعد پیٹرول کی قیمت میں -/193 روپے فی لیٹر اضافہ کیا گیا لیکن بعد ازاں -/80 روپے فی لیٹر کم کر دیا گیا یعنی پیٹرول کی قیمت میں -/113 روپے فی لیٹر اضافہ جنگ کے بعد اب تک ہوا جبکہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ نے ڈیزل کی قیمت -/520 روپے فی لیٹر پہنچا دی گئی جس میں کوئی کمی نہیں کی گئی اس میں بعض حلقوں کو سبسڈی دینے کا اعلان کیا گیا ہے جو Peanet کی حیثیت رکھتی ہے گویا رونے والوں کے بہتے ہوئے آنسو پونچھنے کی کوشش کی گئی۔ عوام کی پیٹھ میں یہ زہریلا خنجر گھونپنے کے بعد عوام کو بتایا جا رہا ہے کہ پاکستان میں بہرحال عوام کو پیٹرول آسانی سے دستیاب تو ہے جبکہ بھارت میں عوام لائنیں لگائے ہوئے پیٹرول کے لیے رُل رہے ہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے اِس حقیقت کو افشاں کرنے کی ضرورت ہے کہ بھارت کے کچھ صوبوں میں جو پیٹرول حاصل کرنے والوں کی قطاریں چند دنوں کے لیے لگی ہیں اور پاکستان میں جو آسانی سے دستیاب ہے اس سارے معاملے کو پلس مائنس کرنے سے بھارت کے عوام کیا نتائج حاصل کر رہے ہیں اور پاکستان کے عوام کو کیا ملے گا۔ بھارت میں جو پیٹرول لینے والوں کی قطاریں لگی ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت نے جنگی حالات میں بھی پیٹرول کے نرخ میں کوئی اضافہ نہیں کیا جس سے کچھ علاقوں میں عوام کو تکلیف تو ضرور اٹھانا پڑی لیکن اُنہیں پیٹرول سستا ملا جس سے اُن کی انڈسٹری اور خاص طور پر زراعت پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہاں کسی قسم کی مہنگائی دیکھنے میں نہ آئی اور وہ شہری جن کو پیٹرول کی دستیابی کے حوالے سے کچھ عرصہ

کے لیے تکلیف اٹھانا پڑی انہیں اب اور آنے والے وقت میں کسی قسم کی مہنگائی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ گویا آج پیٹرول سستا مل رہا ہے اور آنے والے کل میں تمام ضروریاتِ زندگی سستی ہی رہیں گی جبکہ پاکستان کے مظلوم شہری آج پیٹرول -/113 روپے لیٹر مہنگا خریدیں گے اور آنے والے وقت میں مہنگے پیٹرول سے بننے والی اشیاء مہنگی خریدیں گے۔ ڈیزل جس کی قیمت -/520 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے اُس سے ہماری زراعت جو پہلے ہی مشکلات کا شکار تھی مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گی۔ گویا اب پاکستان کے عوام من و سلویٰ کے نزول کی دعائیں کریں۔ (یہ بھی نوٹ کر لیں کہ بھارت میں قطاریں درحقیقت گیس کے لیے لگتی ہے بھارت کی اپنی گیس اُن کی ضرورت سے بہت کم ہے وہاں گیس صرف سلنڈروں کے ذریعے ملتی ہے۔)

پاکستان میں تو اللہ کے فضل و کرم سے سوئی گیس کے علاوہ بھی بہت سے کنوئیں دریافت ہوئے ہیں اُس کے باوجود گیس کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ ظلم اور سفاکی کی انتہا یہ ہے کہ وہ ڈیزل جو اس قدر مہنگا کر دیا گیا ہے وہ پاکستان 75% خود پیدا کرتا ہے صرف 25% درآمد کرتا ہے۔ ہمارا ریفائنری ریٹ 120 سے 150 ڈالر فی بیرل ہے۔ عالمی مارکیٹ میں ڈیزل کی قیمت قریباً 260 ڈالر فی بیرل ہیں جبکہ مقامی سطح پر خام تیل کی قیمت قریباً 150 ڈالر فی بیرل ہے درآمد صرف 25% ہے لیکن نرخ صد فی صد درآمدی والا لگایا جا رہا ہے گویا یہ کمپنیاں 110 سے 140 ڈالر فی بیرل کما رہی ہیں اور یہ کمپنیاں ڈیزل میں 190 روپے فی لیٹر منافع حاصل کر رہی ہیں۔ اتنا منافع حاصل کرنے کا اُنہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ شریف حکومت ان کمپنیوں پر اس قدر مہربان کیوں ہے؟ یہ بے مثل منافع کس کی جیب میں جا رہا ہے، کوئی بتائے کہ ہم بتلائیں کیا۔ مصیبت یہ ہے کہ حکمران آئینہ دکھانے پر بُرا مان جاتے ہیں۔ قومی کھلاڑیوں کو بھی استثنا حاصل نہیں، اُن پر بھی زبان کھولنے پر 2 کروڑ روپیہ ہرجانہ عائد کر دیا جاتا ہے۔ بس اندھے، گونگے اور بہرے بن جاؤ ملک لٹتا رہے لیکن زبانوں پر تالے لگا دو اور قلم زنجیروں میں جکڑ دو پھر بھی کوئی بعض نہ آئے تو پھر ورثا سر بریدہ لاش کا انتظار کریں، اس لیے کہ بقول شخصے ملکی مسائل کا حل ہارڈ سٹیٹ کے قیام میں ہے۔

ہر پاکستانی ذرا سوچے کہ آج تیس یا چالیس ہزار کمانے والا گھرانہ دو وقت کی روٹی کا کیسے بندوبست کرتا ہوگا پھر یہ کہ تجارت ٹھپ ہے۔ خام میٹریل مہنگا ہونے کی وجہ سے ملیں بند ہو رہی ہیں یا دوسرے ممالک میں منتقل ہو رہی ہیں۔ لاکھوں پاکستانی باہر جانے کی تگ و دو میں ہیں لیکن کتنے ہیں جو باہر جانے کا خرچہ اٹھا سکتے ہیں لہٰذا زندگی دوبھر ہو چکی ہے اور سسک رہی ہے۔

بہر حال عوام بھی اس خاموشی پر دنیا میں نہ سہی آخرت میں جوابدہ ہوں گے کہ وہ اپنے حقوق کہ اس بُری طرح کچلے جانے پر کیوں کھڑے نہ ہوئے۔

درحقیقت مسئلہ کچھ اور ہے۔ ہائبرڈ نظام کے رکھوالوں نے معیشت کی درستگی اور بیرونی سرمایہ کاری کے حوالے سے بڑے بڑے دعوے کیے لیکن ہر آنے والا دن معیشت کے حوالے سے اچھی خبریں ہرگز نہیں لا رہا۔ بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا ہوتا۔ وہ پہلے سے بھی کم ہو گئی۔ اُس کی اصل وجہ سیاسی عدم استحکام ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ اس لیے کہ عوام اور موجودہ نظام کے رکھوالوں میں خلیج روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے IMF کے سہارے ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ چل رہے ہیں اس سال IMF نے محصولات کے حوالے سے پاکستان کی حکومت کو ایک ہدف دیا تھا۔ FBR یہ ہدف حاصل کرنے میں بُری طرح ناکام ہوا جنگ کا عذر تراش کر پیٹرول اور ڈیزل کا ریٹ انتہائی ظالمانہ طریقہ سے بڑھا دیا گیا تا کہ آئی ایم ایف کا ہدف پورا کیا جائے۔ 31 مارچ 2026ء تک کی صورتِ حال یہ ہے کہ 710 ارب روپے ہدف سے کم ہیں۔ 30 جون تک محصولات کی وصولی مزید کم ہوتا دکھائی دے رہی تھی۔ لہٰذا عوام کا خون نچوڑ کر IMF کا ہدف پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ دوسری طرف IMF کو بھی درخواست دے دی گئی ہے کہ حکومت پاکستان کو جنگ کی وجہ سے ہدف پورا کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ ایران پر جنگ مسلط کی گئی ہے، وہ سب سے زیادہ متاثر ہے۔ اس سے پہلے ایران امریکہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کا شکار تھا۔ اُس کے باوجود وہاں مہنگائی کی شرح پاکستان کے مقابلے میں بہت کم ہے بلکہ وہاں مہنگائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اصل فقدان وسائل کا نہیں بلکہ اہلیت اور دیانت کا ہے۔

معاشی حوالے سے حکومت کی پالیسی یہ دکھائی دیتی ہے کہ مارو بھی اور رونے بھی نہ دو۔ حکومت کسی قسم کا اختلاف برداشت کرنے کو تیار نہیں ملک کے اکثر شہر دفعہ 144 کی زد میں رہتے ہیں اور آئین جو عوام کو right to assemble دیتا ہے اُس کی کھلم کھلا اور بے دریغ خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

راقم حکومت کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ سیاسی عدم استحکام ملک میں ہو اور ملک معاشی طور پر ترقی کرے، یہ انہونی بات ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت نے بیرونی اور سرمایہ کاری کا بڑا ڈھنڈورا پیٹا ہے لیکن حقیقی صورتِ حال یہ ہے کہ بیرونی سرمایہ کاری مکمل طور پر بند ہے۔ ہر دوسرے روز یہ اعلان ہوتا ہے کہ فلاں ملک یا فلاں عالمی ادارہ پاکستان میں سرمایہ کاری کرے گا لیکن یہ اعلانات کی حد تک ہی محدود رہتا ہے، عملی طور پر کچھ نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ معاشی لحاظ سے پاکستان کی صورت حال بڑی دگرگوں ہے۔ حکومت نے ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے رہنما کو جھوٹے اور مضحکہ خیز مقدمات میں جیل میں بند کیا ہوا ہے۔ خود حکومت عوام کی اکثریت کی حمایت سے مکمل طور پر محروم ہے۔ حکومت اور عوام کے درمیان یہ خلیج روز بروز بڑھ رہی ہے جس سے معیشت بری طرح نڈھال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دو طرفہ انا کا مسئلہ بن گیا ہے۔ جس سے عوام بُری طرح پس رہے ہیں۔ حکومتِ تحریک انصاف کے سربراہ کے خلاف کسی قسم کی بدعنوانی سامنے نہیں لا سکی۔ یہی وجہ ہے کہ مقدمات کو لٹکا دیا گیا ہے۔ یا عدالتیں سماعت نہ کرنے کا بہانہ ڈھونڈتی رہتی ہیں یا سرکاری وکیل جس روز سماعت ہو بیمار ہو جاتا ہے۔ یہ سلسلہ کب تک چلے گا کب تک عوام ہاتھیوں کی اس لڑائی میں پستے رہیں گے۔ حکومت حکومت ہوتی ہے تو اُسے دل بڑا کرنا چاہیے۔ زبردستی کے مقدمات کو ختم کرے اور تحریک انصاف کے سربراہ بھی دھمکیوں کی بجائے درگزر کرنے کا اعلان کریں تا کہ مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے اور معیشت کی گاڑی چل سکے۔ وگرنہ خواہ مخواہ کی ضد بازی میں ملک تباہ ہو رہا ہے۔ دنیا بھر میں سیز فائر کرائی جائے لیکن ایک سیز فائر اپنے ملک میں بھی ہو جائے۔ وگرنہ ہم اگر داخلی طور پر یوں دست و گریباں رہے تو ہماری سیز فائر کرانے کوئی نہیں آئے گا۔

❀❀❀

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

بات صرف اتنی تو نہیں کہ آج شب و روز ناگہانیوں کی زد میں ہیں۔ سردیوں کا سامان، لباس لپیٹ کر بند کر دیا تو اچانک برف، اولوں نے کپکپا کر رکھ دیا۔ فصلیں پک کر تیار کھڑی ہوئیں ہماری تواضع کو، تو بے موسمی بارشوں نے تیا پانچا کر دیا۔ یہی حال انسانی مزاج کا ہے۔ متحمل، نرم خو، عالی ظرف اچانک بھڑک اُٹھے اور آپ ہک دک، متعجب رہ گئے۔ سچ سننے کو کان ترس گئے۔ ڈٹ کر جھوٹ بولنا عین طرزِ زندگی بن گیا۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے حالات پر لکھنا، کہنا مشکل ہو گیا! یہ ماحول جو انہونیاں ہمیں دکھا رہا ہے، قربِ قیامت کی علامات ہیں۔ ہم صرف قرآن، الفرقان (حق و باطل، سچ اور جھوٹ مابین کسوٹی) کے وارث نہیں ہیں، نبیٔ الصادق، الامین ﷺ نے اللہ کی رہنمائی میں ہمیں ایسے راستے پر چھوڑا ہے، (علمِ دین کی بنا پر) جس کی رات بھی آپؐ کے فرمان کے مطابق، دن کی طرح روشن ہے۔ ایک تقریباً 15 گھنٹے طویل خطبے میں آپؐ نے دورِ فتن (حالیہ دور) بارے بیان فرمایا۔ آج وہی سب ہم دیکھ رہے ہیں۔

دنیا کے چودھری بنے ٹرمپ کو دیکھ کر خصوصاً حقائق مزید کھلتے اور موصوف کی کارکردگی احادیث پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہے۔ مثلاً قومی خطاب میں ایسٹر پر جو خللِ دماغی، مخدوش ذہنی کیفیت کا اظہار شہنشاہ ٹرمپ نے فرمایا ہے، دنیا دانتوں تلے انگلیاں دبائے بیٹھی ہے۔ گالیوں بھری زبان میں مجنونانہ ہذیانی کیفیت میں فرمایا: 'منگل پاور پلانٹ (کی تباہی) کا دن ہوگا۔ پل (تباہ کرنے) کا دن ہوگا۔ ایران میں بھی کچھ لپٹ سمٹ جائے گا۔ ایسی (تباہی) کہیں نہ ہوگی۔ آبنائے ہرمز (گالی) کھولو۔ تم فلاں فلاں، (گالیاں!) ورنہ تم جہنم میں جلنے کو جا پڑو گے۔ صرف دیکھتے جاؤ، الحمدللہ! یہ مغلظ بے لگام گفتگو تمسخر کے طور پر اللہ کی تعریف پر جس طرح ختم کی، الفاظ اس کی ذہنی کیفیت کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ فرمانِ نبویؐ کے مطابق: 'رویبضہ گفتگو کریں گے'۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کون ہوں گے؟ فرمایا: 'لوگوں کے معاملات پر اختیار رکھنے والا کمینہ شخص'۔ (ابن ماجہ) 'رویبضہ' احمق، ہلکے، بے وقوف ہوتے ہیں!

اس گفتگو کے ساتھ جاری بمباری اور عزائم، تہذیبوں کا نہیں، غیر ذمہ دارانہ اناؤں، ضد کا تصادم ہے۔ اور اتنے دیوانے شخص کے ہاتھ میں ایٹمی جنگ کا بٹن؟ دنیا کے سر پر ایک تلوار لٹک رہی ہے۔ کوئی بھی غیر ذمہ دارانہ اقدام یا مزید بیان تنازعہ بڑھا سکتا ہے۔ ہرمز سے دنیا کا پانچواں حصہ تیل کا گزرتا ہے۔ جس کی بندش سے دنیا کی بڑی معیشتوں، یورپ، ایشیا پر بالخصوص گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس کے ایک طرف تمام عرب ممالک ہیں۔ ہم بھی گوادر کی بنا پر گلف کا حصہ بنتے ہیں ایک طرف سے۔ خلیجی تیل کے انفراسٹرکچر (بنیادی ڈھانچے، نقل و حمل کے ذرائع) پر حملہ تشویشناک زلزلہ خیز اثرات کا حامل ہے۔ بار بار یہ جا بجا دہرایا جانا، 48 گھنٹے اور پھر جہنم تم پر ٹوٹ پڑے گی۔ اس پر سینیٹر برنی سینڈرز نے کہا کہ 'یہ بیان جو اس نے ایسٹر کی اتوار کو دیا، خطرناک ہے اور ذہنی طور پر غیر متوازن شخص کی مجنونانہ بڑھکیں ہیں۔ کانگریس فوری اقدام کر کے جنگ بند کرے'۔

ایک ماہرِ نفسیات نے ٹرمپ کی کیفیات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ شخص شدید نفسیاتی بحران میں مبتلا ہے جو کسی انسان کو لاحق ہو۔ دنیا اس وقت بہت مشکل میں ہے کیونکہ دنیا کا طاقتور ترین انسان بدترین بھی ہے اور دیوانہ بھی۔ اس کی بیماری کو سرطان (کینسر) زدہ نرگسیت کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح ہٹلر کی نفسیات بیان کرنے کو ایجاد ہوئی تھی۔ جب ٹرمپ پہلی مرتبہ انتخاب لڑنے آیا تو میں پہچان گیا تھا کہ یہ ایک شہابِ ثاقب دنیا سے ٹکرانے والا ہے۔ بے رحم، بے حسی اور خللِ دماغ کا حامل۔ اس وقت نہ صرف ٹرمپ بلکہ اس کی ٹیم بالخصوص پیٹ ہیگستھ اور وٹ کاف خوب پٹ رہے ہیں۔ سبکدوش کیے جانے والے آرمی چیف (مزید جرنیل بھی نکالے گئے جنہوں نے ایران کے خلاف جنگ کو تباہ کن اور مہلک قرار دیا تھا) نے اپنے الوداعی خط میں لکھا کہ 'امریکی فوج کو اچھے کردار والے لیڈروں کی ضرورت ہے'۔ امریکہ اس وقت داخلی اور خارجی بحران میں مبتلا ہے۔ ٹرمپ کے خلاف مظاہرے (نو کنگز)، شہنشاہی آمرانہ اقدامات کے خلاف جاری و ساری ہیں۔ سینیٹرز، وزیرِ دفاع کو آڑے ہاتھوں لے رہے ہیں۔

ٹرمپ نے اسرائیل کی خوشنودی کے لیے جو جنگ شروع کی وہ نہ صرف اسے بلکہ پوری دنیا کو نہایت مہنگی پڑی۔ ایران میں عوام 1979ء کے انقلاب کے بعد پہلی مرتبہ نہایت شدت سے اپنی حکومت کے خلاف اُٹھے جس پر 48 گھنٹے میں 7 ہزار مارے گئے تھے۔ امریکہ نے فائدہ اُٹھانے کی خاطر ایرانی حکومت بدلنے کے نام پر آنکھیں بند کر کے پرائے قضیے میں ٹانگ اڑا دی۔ نتیجہ الٹا یہ نکلا کہ وطنیت کی لہر میں عوام اختلاف چھوڑ کر یک لخت متحد ہو گئے! نقصان اس دیوانی چھلانگ کا امریکہ کے حصے آیا۔ بین الاقوامی تنہائی کا سامنا کیا۔ یورپ، نیٹو نے اس جنگ میں شراکت سے صاف انکار کر دیا۔ عوام کا موڈ غزہ نسل کشی میں وہ بھگت چکے تھے۔ اب ایک نئے فساد کی شروعات نہ چاہتے تھے۔ سو ٹرمپ یورپ کو بھی برا بھلا کہتا، اسے مزید ناراض کر بیٹھا۔ معاشی نقصان بھی اُٹھایا۔ یہ جنگ اب تک امریکہ کو 42 ارب ڈالر کی پڑی ہے۔ (اعداد و شمار ابھی ادھورے ہیں۔) چین مزے سے بیٹھا ہے۔ اُسے امریکہ (اور دیگر ممالک کو) نے جنگی جہاز خلیج بھیجنے کو کہا تھا، وہ انکاری ہو گیا۔

امریکہ کی توجہ تائیوان، یوکرین سے ہٹ گئی ہے۔ جنگ کا ہر ہفتہ ڈالر کو کمزور، چینی یوآن کو مضبوط کر رہا ہے۔ چین خاموشی سے ایران کی مدد بھی کر رہا ہے۔ دنیا بدلنے کو ہے۔ امریکہ کے قدموں تلے سے زمین سرک رہی ہے۔ یو این کے سابق IAEA کے ڈائریکٹر محمد البرادی نے خلیجی ممالک، یورپی یونین اور فرانسیسی صدر کو پیغام دیا ہے آن لائن: 'کیا اس پاگل پن کو روکنے کے لیے کچھ نہیں کیا جا سکتا؟ ٹرمپ خطہ آگ میں جھونکنے کو تلا بیٹھا ہے'۔ ایران میزائلوں کی قوت سے بڑھ کر 'آبنائے ہرمز' کی

طاقت سے لیس ہے جو اس وقت دنیا کی معاشی صورت حال پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔ تیل اور گیس کی شہ رگ ایران کے پنجے میں ہے۔ ٹرمپ ابھی اسرائیل کا دم چھلا بنا غزہ جنگ کو حتمی نتیجے پر پہنچا نہ پایا تھا کہ ایران میں سینگ پھنسا بیٹھا۔ اسرائیل ادھر لبنان کو غزہ کی طرح اجاڑنے کی مہم پر رواں دواں ہے۔ دنیا 'نیو ورلڈ آرڈر' ملنے سے پہلے لگتا ہے مکمل 'ڈس آرڈر' بدنظمی، انتشار، اکھاڑ پچھاڑ سے گزرنا ہے۔ انفرادی سطح پر حقائق انسانوں پر پوری طرح کھل چکے ہیں۔ 'تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرے گی' کی اقبال کی پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے۔ نیا انقلاب جنگوں کے مشکل مراحل سے گزر کر بالآخر خدائی پلان کے نتیجے میں دبے پاؤں آئے گا جب سارے حیوانی سرشت رکھنے والے متکبرین، انا پرست لوٹ مار کرنے والے اس بین الاقوامی گروہ سے نجات دلائے گا۔ یہ سب راہِ عدم کو بوریا بستر سمیٹ کر سدھاریں گے۔ دجل و فریب کا ہر رنگ چھٹ جائے گا۔

ہرمز پر امریکی اقدام اور اُلجھاؤ امریکہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کے باعث بنتا۔ امریکی فوج جواب تک دور بیٹھی پٹاخے بجاتی، بیان چھوڑتی رہی، برسر زمین آکر لڑے، تابوت اٹھائے تو کہانی کچھ اور ہو۔ افغانستان کو بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھ کر 'مولویوں' کی دلدل میں کودا تو 20 سال نکل نہ پایا۔ قطر نے مذاکرات کروا کر افغان کمبل چھڑایا تو زعم، رعونت، گھمنڈ کے سارے بول ہوا ہو گئے۔ خیر سے بدھو باگرام کی بتیاں بجھا کر دبے پاؤں بغیر بتائے نکل بھاگے تھے! کیا اب ایک نئی شبِ غم ہرمز پر گزار کر، باقی سب کچھ بھی اسرائیل پر وار کر جانے کا ارادہ ہے؟

پاکستان کی مصالحتی کاوشوں سے ایران، امریکہ (بمع اسرائیل) مابین دو ہفتوں کی جنگ بندی ہوگئی ہے اور 10 اپریل سے اسلام آباد میں فریقین کے درمیان مشرق وسطی میں پائیدار امن کے لیے مذاکرات طے پائے ہیں۔ اگرچہ یہ عالمی بحران پر قابو پانے کے لیے اہم قدم، پاکستان کی نمایاں سفارتی کامیابی اور دنیا بھر کے لیے سکھ کا سانس ہے، لیکن صہیونی، امریکی اسرائیلی عزائم اور امتِ مسلمہ کی بدحالی اپنی جگہ موجود ہے۔ ہماری آزمائشوں کا طویل سفر جاری رہے گا!

اور جو پوری دنیا زیر وزبر ہوئی پڑی ہے دو پاگلوں کی چھیڑی جنگوں سے اس کا حساب دنیا، آخرت میں کون چکائے گا؟ روکا کیوں نہیں گیا؟ پاگل خانے میں بند کیوں نہ کیا؟ علماء، فوجیں مسلم دنیا کی بھی جوابدہ ہیں۔ ایران کے بہانے مل جل کر مسلم دنیا تباہ کر ڈالی گئے ہاتھوں۔ یہ اسلاموفوبک جنگ چھیڑی گئی اور ہاتھیوں کی لڑائی میں دنیا کی 90 فی صد آبادی کی دال روٹی داؤ پر لگ گئی۔ پیدل چلو، ہوا کھاؤ، پانی پر جیو! میزائل تواضع کو موجود! مزید دربدری، بے دخلی تمہارا مقدر!

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

❀❀❀

پریس ریلیز 10 اپریل 2026ء

جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود اسرائیل کا لبنان پر شدید ترین بمباری کرنا کھلی ریاستی دہشت گردی ہے۔ اسلام آباد اکارڈز کے تحت ایران سے مذاکرات کے لیے امریکی وفد میں کٹر صہیونیوں کا نامزد کیا جانا معنی خیز ہے۔

شجاع الدین شیخ

جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود اسرائیل کا لبنان پر شدید ترین بمباری کرنا کھلی ریاستی دہشت گردی ہے۔ اسلام آباد اکارڈز کے تحت ایران سے مذاکرات کے لیے امریکی وفد میں کٹر صہیونیوں کا نامزد کیا جانا معنی خیز ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ پاکستان کی ثالثی سے طے پانے والی ایران، امریکہ عارضی جنگ بندی معاہدے کا مقصود مشرق وسطی میں جنگ کے شعلوں کو بجھانا اور خطے میں پائیدار امن قائم کرنا تھا۔ لیکن معاہدہ طے پا جانے کے بعد بھی ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی لبنان پر شدید ترین بمباری جاری ہے جس سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیل بدترین بہیمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لبنان پر 100 سے زائد بم گرا چکا ہے جو انسانیت کے خلاف سنگین جرم سے کم نہیں۔ پھر یہ کہ روایتی دوغلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک طرف اسرائیلی وزیر اعظم نے لبنان سے بات چیت کا اعلان کیا ہے لیکن درحقیقت وہ خون کی ندیاں بہانے پر تُلا ہوا ہے۔ اُنہوں نے سوال اُٹھایا کہ ''بورڈ آف پیس'' نامی ادارہ اس تشویش ناک صورتِ حال میں کیا کردار ادا کر رہا ہے؟ مسلم ممالک کو ایسے تمام اداروں کو خیر باد کہہ دینا چاہیے جو صرف اسرائیلی مفادات کے تحفظ کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ امیر تنظیم نے آج اسلام آباد میں منعقد ہونے والے ایران، امریکہ مذاکرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان مذاکرات کا مقصد خطے میں مستقل جنگ بندی اور پائیدار امن کے قیام کا فارمولا طے کرنا ہے لیکن امریکہ نے ان مذاکرات میں شرکت کے لیے جس 3 رکنی وفد کا اعلان کیا ہے اُس میں نائب صدر جے ڈی وینس، کٹر صہیونی سٹیوٹ کاف اور ٹرمپ کے یہودی داماد جیرڈ کشنر شامل ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی وفد مذاکرات میں اپنے ملک کی نہیں بلکہ اسرائیل کی نمائندگی کرے گا اور صہیونی ریاست کے مفادات اور اہداف کو منوانے اور آگے بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ پاکستان، ایران اور مذاکراتی عمل میں شریک دیگر مسلم ممالک کو دانش مندی اور فہم و فراست کے ساتھ ان مذاکرات میں اپنے اصولی موقف پر ڈٹے رہنا ہوگا تاکہ امریکہ اور اسرائیل نوازوں کی دھوکہ بازی سے بچا جا سکے۔ آخر میں امیر تنظیم اسلامی نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے، صہیونی سازشوں اور عزائم سے محفوظ رکھے اور مستقل جنگ بندی و قیامِ امن کے لیے راستہ ہموار فرما دے۔ آمین!   (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(2 تا 7 اپریل 2026ء)

جمعرات 02 اپریل: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر میں شعبہ تربیت اور بعد نمازِ عصر شعبۂ زکوۃ و انگریزی کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ بعد نمازِ مغرب جامع مسجد دارالاسلام، مرکز تنظیم اسلامی، چوہنگ، لاہور میں حلقہ جات لاہور شرقی و غربی کے تحت ماہِ رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کے اجتماعات میں ذمہ داری انجام دینے والے رفقاء (مدرسین) کے ساتھ ایک نشست کی صدارت کی۔ رفقاء کے تاثرات سے استفادہ کیا، ان کے ساتھ سوال و جواب کی مختصر نشست کا بھی اہتمام کیا گیا، پروگرام کے آخر میں مختصر گفتگو کی۔

جمعۃ المبارک 03 اپریل: صبح شعبہ قانونی امور، انتظامی امور و رابطہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ نمازِ جمعہ سے قبل مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ مرزا سے مختصر ملاقات کی۔ خطابِ جمعہ (اردو تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن لاہور میں ارشاد فرمایا۔ دوپہر میں شعبہ سمع و بصر کے اجلاس کی صدارت نیز پروگرام ''امیر سے ملاقات'' کی ریکارڈنگ کرائی۔ بعد نمازِ مغرب شعبہ نشر و اشاعت کے اجلاس کے صدارت کی۔

ہفتہ 04 اپریل: صبح شعبہ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں مرکز میں ذمہ داریاں ادا کرنے والے چند ذمہ داران و معاونین کے ایک خصوصی اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نمازِ عصر ویلنشیا ٹاؤن میں چارٹرڈ اکاؤنٹیٹ محمد ثاقب عباس کے اصرار پر ایک پوڈکاسٹ ریکارڈ کرائی۔ رات کو کراچی روانگی ہوئی۔

اتوار 05 اپریل: دن میں انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے رجوع الی القرآن کورس کی تقریبِ تقسیم اسناد کے اجلاس کی صدارت کی اور شرکاء سے خطاب کیا۔ شام میں ایک ادارہ Off the school کی دعوت پر محمد شعور دادانی کے ساتھ ایک پوڈکاسٹ ریکارڈ کرائی۔ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں، رفیقِ تنظیم محترم عدنان رشید کی والدہ محترمہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

منگل 07 اپریل: کراچی کے معروف ادارہ تابانی اسکول آف اکاؤنٹنسی کے سربراہ محترم شریف تابانی سے ان کے ادارہ میں چند امور اور طلبہ کے لیے پروگراموں کے حوالہ سے مشاورت کے لیے ملاقات ہوئی۔ آئندہ کے لیے چند قابل عمل تجاویز پر رابطہ کے حوالہ سے اتفاق ہوا۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالہ سے مستقل رابطہ رہا۔ متفقہ ترجمہ و نصابِ قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کے پروگراموں کی ریکارڈنگ کرائی۔ بعض رفقاء و احباب سے رابطہ رہا۔ گھریلو اسرہ کا انعقاد جاری ہے۔ الحمدللہ!

ضرورت رشتہ

☆ کوٹ ادو میں مقیم رفیق تنظیم، عمر 52 سال، تعلیم ایم اے، ایم ایڈ، گورنمنٹ ٹیچر کو عقدِ ثانی (پہلی بیوی فوت) کے لیے دینی مزاج کی حامل خاتون کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0348-6006077

☆ کوٹ ادو میں رہائش پذیر رفیق تنظیم اسلامی کو اپنی بیٹیوں، عمر 24 سال، تعلیم عالمہ کورس (تین سال) ایف ایس سی - عمر 20 سال تعلیم عالمہ کورس (تین سال) میٹرک کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکوں کے رشتے درکار ہیں۔ برائے رابطہ: 0348-6006077

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

مرکزی انجمن خدام القرآن — شعبہ تحقیق اسلامی

موبائل فون ایپس

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام کتابیں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے گوگل پلے سٹور پر:

Tanzeem Digital Library

بیان القرآن کی آفیشل ایپ حاصل کرنے کے لیے گوگل پلے سٹور پر:

Dr Israr Ahmad IRTS-Bayan ul Quran

محترم پروفیسر حافظ احمد یارؒ۔ لغات و اعراب قرآن اور ترکیب قرآن پر ایپ سے استفادہ کے لیے گوگل پلے سٹور پر:

Lughat o Aerab e Quran

آئی فون ایپس

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام کتابیں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے ایپ سٹور پر:

Tanzeem Digital Library

بیان القرآن کی آفیشل ایپ حاصل کرنے کے لیے ایپ سٹور پر:

Dr Israr Ahmad-Bayan ul Quran

محترم پروفیسر حافظ احمد یارؒ۔ لغات و اعراب قرآن اور ترکیب قرآن پر ایپ سے استفادہ کے لیے ایپ سٹور پر:

Professor Hafiz Ahmed Yar

شعبہ خط و کتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سنگِ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس

- کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ ازروئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قتال کی حقیقت کیا ہے؟
- کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مدلل جواب دینے کی اہلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم و مغفور کے مرتب کردہ **''مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب''** پر مبنی ''قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس'' سے استفادہ کیجیے

یہ کورس (جو ایک عرصہ سے بذریعہ خط و کتابت کروایا جا رہا ہے) شائقین علوم قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمدللہ! اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

برائے رابطہ: انچارج شعبہ خط و کتابت کورسز، قرآن اکیڈمی، K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-35869501(42-92) E-mail:distancelearning@tanzeem.org

حلقہ کراچی جنوبی کے تحت رمضان المبارک 2026ء میں دورۂ ترجمہ قرآن وخلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام کی تفصیل

''یہ قرآن ایسی راہ کی راہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے، اوران مومنین کو جونیک عمل کرتے ہیں اس بات کی بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔'' (بنی اسرائیل: 9)

الحمدللہ، رمضان المبارک ایک ایسا بابرکت موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم قرآن کی ہدایت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرسکیں۔ اسی مہینے میں لوگ پانچ سے چھ گھنٹے مسلسل قرآن سننے اور سمجھنے میں گزارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس حدیث مبارکہ کا اہل بنائے: ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔''

حلقہ کراچی جنوبی کی دس تنظیم کے تحت 8 دورۂ ترجمہ قرآن اور 2 خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں کم وبیش 2000 سے زائد حضرات اور 2000 خواتین نے شرکت کی۔ حاضرین کا قرآن سے تعلق مزید مضبوط کرنے کے لیے تمام مقامات پر روزانہ کوئز پروگرام اور تذکیر بالقرآن کا اہتمام کیا گیا، جن میں تقریباً 80 حضرات وخواتین نے حصہ لیا۔ احباب کو تربیتی اور تعلیمی پروگراموں سے آگاہی دینے کے لیے تقریباً 800 افراد سے رابطہ فارمز حاصل کیے گئے۔ سارا سال دروس قرآن سے وابستگی کے لیے 18 حلقۂ قرآنی پروگراموں کی منصوبہ بندی کی گئی۔ نیز تنظیم میں شمولیت کی دعوت کے لیے تقریباً تمام مراکز پر فہم دین پروگرام کی منصوبہ بندی بھی کی گئی۔

مقامی تناظیم کی سطح پر منعقد ہونے والے پروگراموں کا جائزہ حسب ذیل ہے:

1) لانڈھی تنظیم: قرآن مرکز لانڈھی میں ہمارے نئے مدرس، محترم سعید الرحمٰن نے دورۂ ترجمہ قرآن کروانے کی سعادت حاصل کی، جس میں اوسطاً 50 حضرات اور 100 خواتین نے شرکت کی۔

2) کورنگی شرقی تنظیم: یہ پروگرام ملن بینکوئٹ میں منعقد ہوا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کروانے کی سعادت سینئر مدرس انجینئر عمیر نواز نے حاصل کی، جس میں اوسطاً 200 حضرات اور 150 خواتین نے شرکت کی۔

3) کورنگی غربی تنظیم: دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام اروبی لان میں منعقد ہوا، جس کی سعادت سینئر مدرس محترم محمد نعمان نے حاصل کی۔ اس میں اوسطاً 150 حضرات اور 150 خواتین نے شرکت کی۔

4) کورنگی وسطی تنظیم: دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام راج محل لان میں منعقد ہوا۔ تدریس کی سعادت معتمد حلقہ محترم محمد سہیل کو حاصل ہوئی۔ اس پروگرام میں اوسطاً 400 حضرات اور 500 خواتین نے شرکت کی۔

5) سوسائٹی تنظیم: حسب سابق اس سال بھی دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام گلستان، انیس کلب میں منعقد ہوا۔ سینئر مدرس محترم عامر خان نے یہ سعادت حاصل کی۔ اس میں اوسطاً 750 حضرات اور 850 خواتین نے شرکت کی۔ تعداد کے لحاظ سے یہ حلقہ کراچی جنوبی کا سب سے بڑا پروگرام تھا۔ الحمدللہ!

6) ڈیفنس ویو تنظیم: اختر کالونی تنظیم کا نیا نام ڈیفنس ویو ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام ریڈیسن لان میں منعقد ہوا، جس کی سعادت محترم انجینئر نعمان آفتاب نے حاصل کی۔ اس میں اوسطاً 150 حضرات اور 85 خواتین نے شرکت کی۔

7) ڈیفنس تنظیم: قرآن مرکز ڈیفنس میں خلاصہ مضامین قرآن کا پروگرام منعقد ہوا، جس کی سعادت محترم حافظ محمد اسلم نے حاصل کی۔ اس میں اوسطاً 40 حضرات اور 20 خواتین نے شرکت کی۔

8) کلفٹن تنظیم: خلاصۂ مضامین قرآن کا پروگرام سیفرون بلڈنگ میں منعقد ہوا، جس کی سعادت محترم ڈاکٹر سید وقاص علی نے حاصل کی۔ اس میں اوسطاً 30 حضرات اور 50 خواتین نے شرکت کی۔

9) قرآن اکیڈمی تنظیم: دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت محترم ڈاکٹر محمد الیاس نے مسجد جامع القرآن، ڈیفنس میں حاصل کی۔ اس پروگرام میں اوسطاً 300 حضرات اور 300 خواتین نے شرکت کی۔

10) اولڈ سٹی تنظیم: دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام ہما لان میں منعقد ہوا، جس میں محترم ڈاکٹر اسرار علی کو تدریس کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس میں اوسطاً 80 حضرات اور 85 خواتین نے شرکت کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ روز قیامت روزے اور قرآن، دونوں کو ہم سب کے حق میں ایسا سفارشی بنائے جن کی سفارش بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو۔ آمین!

(رپورٹ: سرفراز احمد خان، ناظم نشرواشاعت، حلقہ کراچی جنوبی)

گوشہ انسدادِ سود

پاکستان میں انسدادِ سود کی کوششوں کی تاریخ اور مستقبل کے امکانات

(گزشتہ سے پیوستہ)

4) سٹیٹ بینک کا سرکلر نمبر 12 برائے کمرشل بینکس 1984ء: اس سرکلر کے مطابق بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ بیع مرابحہ کی قیود سے آزاد مارک اپ فنانسنگ کی اساس پر عام قرضے بھی جاری کرسکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بینکوں نے مضاربہ، مشارکہ، اجارہ وغیرہ کی بنیاد پر فنانسنگ ختم کرکے ان میں سے اکثر کے لیے مارک اپ کو اختیار کرلیا اور شرعی طور پر جائز modes of financing میں بھی ایسی تبدیلیاں کرلیں اور ایسی شرائط رکھ لیں کہ ان کی شکل بگڑ کر غیر شرعی یا سودی ہوگئی۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1448 دن گزر چکے!

إنّا لله وإنّا إليه راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی شرقی، گلزار ہجری کے ملتزم رفیق محترم وقاص مبین وفات پاگئے۔

☆ حلقہ کراچی شرقی، گلزار ہجری کے ملتزم رفیق محترم مستقیم احمد وفات پاگئے

☆ حلقہ کراچی شرقی، اجمیر نگری کے رفیق محترم محمد صابر وفات پاگئے۔

☆ حلقہ فیصل آباد کے مبتدی رفیق محترم عبدالرشید وفات پاگئے۔

☆ حلقہ بہاول نگر کے مقامی امیر محترم راؤ رفاقت علی کی پھوپھی وفات پاگئیں۔

☆ حلقہ بہاول نگر کے نقیب اسرہ محترم عبدالقیوم کے برادر نسبتی وفات پاگئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

زیرِ اہتمام: مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو علومِ قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

جامعہ کلیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق شدہ

داخلے جاری ہیں

مڈل پاس طلبہ کیلئے
2 سالہ اولیٰ مع میٹرک

درسِ نظامی (درجہ اولیٰ تا دورۂ حدیث) مع میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے

خصوصیات:

- دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج
- تجوید پر خاص توجہ
- عربی تحریر و تکلم پر خصوصی توجہ
- باصلاحیت، قابل اور محنتی اساتذہ کی نگرانی
- تربیتی حوالے سے خصوصی پروگرامز
- دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیمی معیار
- بہترین قیام و طعام
- رہائشی طلبہ کیلئے فری لانڈری کی سہولت

ضروری کوائف برائے داخلہ:

- اولیٰ و میٹرک کے لیے مڈل پاس سرٹیفکیٹ
- پاسپورٹ سائز کی 4 حالیہ تصاویر
- والد کے شناختی کارڈ کی کاپی
- "ب" فارم/ شناختی کارڈ کی کاپی
- داخلے کے لیے سرپرست/ والد کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

برائے معلومات:
دفتری اوقات کے دوران: 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد: 0302-4471171 / 0301-4882395

191-اے، اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

المعلن: مہتمم: حافظ عاطف وحیدؒ — پرنسپل: مظفر حسین ہاشمیؒ

چمکدار صفائی
گہرائی تک اثر
شاندار صفائی، اُجلی دھلائی
کم مقدار، زیادہ صفائی
منفرد اور دیرپا خوشبو
رنگوں کی حفاظت
کپڑوں کی حفاظت
جلد کی حفاظت
1kg
KLINIT
صفائی اور بچت ایک ساتھ
Multi Action
Power Magic
Detergent Powder
With Colour Guard

میرا با اعتماد
انتخاب
شاندار صفائی
کم پیسے، زیادہ دھلائی
بھرپور جھاگ، داغوں کا صفایا
مہکتی خوشبو
A proud PAKISTANI brand
Net Weight 1kg
TWO IN ONE ACTION
Whiff
Detergent Powder
Cleans+Disinfects
Let your Clothes Smile!
LONG BAR
SUPER SAVING PACK
Whiff
DISHWASH BAR
JR Industries:
Shah House, Plot # A89-91, Dhani Bux,
Sector 51-A, Scheme 33, Karachi Pakistan
For Online Order
0304 706 1265
jri.com.pk

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.14

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore